ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
www.tanzeem.org
49
4تا10محرم الحرام1431ھ/22تا28دسمبر2009ء

اس شمارے میں

شیطانِ بزرگ ہمارا اصل دشمن
پاکستان کا داخلی اضطراب اور خارجی خطرات
پاکستان خودکشی کے راستے پر
شجاع الدین شیخ سے انٹرویو
افغانستان پر روسی قبضہ اور امریکہ
شدت پسندی کا خاتمہ؟
عدل کی اینٹیں اور بے انصافی
اشاریہ مضامین ندائے خلافت

اپنی مشیّت کو اللہ ہی جانتا ہے

زمان و مکان، جگہ اور ماحول، یار و مددگار، جذبات و احساسات، معاشرے اور فرد، قوت اور ضعف یہ سب ہماری محدود سوچ اور ناقص عقل کے اندازوں سے ناپے جاتے ہیں۔ ہمارے ان پیمانوں کا اللہ حکیم و خبیر کے تصرفات اور حکم کے مقابلے پر کیا وزن ہو سکتا ہے؟ اس کے احکام غیر مبدّل اور اٹل ہوتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نظروں میں عمرؓ کی بڑی قدر تھی۔ اللہ ان سے راضی اور خوش تھا۔ پھر یہ اس کی حکمت و قدرت کا عجیب کرشمہ ہے کہ ایک فاسق و فاجر کافر کے ہاتھوں انہیں شہید کروادیا۔ اللہ چاہتا تو ان کی حفاظت کر سکتا تھا۔ مگر اسے یہی منظور تھا جو ہو کر رہا۔ ہمیں عجلت میں کبھی یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے اور ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط ہونے کا موقع فراہم کر دیتا ہے۔ یہ اللہ کی مشیت کے معاملے ہیں اور اپنے فیصلوں کی حکمت وہی جانتا ہے۔

جب انسان پر ابتلاء و آزمائش آجائے تو شیطان بھی اس کے دل میں شکوک و شبہات ڈالنے شروع کر دیتا ہے۔ اللہ پر ایمان کی کمزوری اور دین سے بے خبری انسان کو مختلف قسم کے فتنوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اگر آسانیاں پیدا ہوں تو انسان بڑی جرأت دکھاتا ہے اور جہاں مشکل گھاٹی آجائے، وہاں اس کی ہمت جواب دے جاتی ہے۔ اللہ کے مخلص بندے ہر حال میں یکسو اور یک رخ رہتے ہیں۔ ’’بہار ہو کہ خزاں لاالٰہ الا اللہ‘‘ ان کا شعار ہوتا ہے۔

’’عمرؓ بن الخطاب‘‘
سید عمر تلمسانی

الھدیٰ (400)

سورۃ الانفال

(تعارف III)

ڈاکٹر اسرار احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

ادھر آپؐ پر وحی بھی آ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ دو صورتیں ہیں، جنوب سے مکہ کی طرف ایک لشکر کیل کانٹے سے لیس آ رہا ہے۔ اور شمال سے ایک قافلہ آ رہا ہے۔ میرا وعدہ ہے کہ دونوں میں سے ایک ضرور تم کو دے دوں گا۔ یہ اہل ایمان کو بتا دیجیے اور مشورہ کیجیے۔ چنانچہ یہ مشاورت مدینے سے نکل کر مقام صفراء پر ہوئی۔ چونکہ مسلمان مدینہ سے جنگ کے لیے تیار ہو کر نہ نکلے تھے، اس لیے بعض کی رائے یہ ہوئی کہ تجارتی قافلے پر حملہ کرنا زیادہ مفید اور آسان ہے، مگر حضورؐ کو یہ رائے پسند نہ تھی۔ حضرت ابوبکر، عمر، مقداد بن الاسود اور سعد بن معاذ ﷺ کی ولولہ انگیز تقاریر کے بعد فوجی مہم کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اگر یہ صورت حال سامنے نہ ہو تو ان آیات کو سمجھنے میں بہت خلجان پیدا ہوتا ہے۔ برصغیر پر برطانوی دور اقتدار میں ہم پر مغربی تہذیب کا حملہ ہوا۔ مغرب کے لوگوں نے کہا کہ اسلام تو تلوار کے زور پر پھیلا ہے ع بوئے خون آتی ہے اس قوم کے افسانوں سے۔ اس کا ردعمل یہ ہوا کہ یہاں کے کچھ مخلص اور نیک لوگوں نے سیرتِ رسول ﷺ اور اسلام کو اس بات سے بچانا چاہا اور کہا کہ نہیں حضورؐ کی جنگیں بس مدافعانہ تھیں۔ آپؐ نے ازخود کوئی اقدام نہیں کیا۔ اس ضمن میں علامہ شبلیؒ کا نام نمایاں ہے۔ وہ سرسید احمد خان کے زیر اثر تھے۔ مغربی افکار و خیالات، تہذیب و تمدن، اقدار اور نظریات کا جو ریلا آ رہا تھا، اُس کا مقابلہ کرنا آسان نہ تھا۔ لہٰذا علامہ شبلیؒ نے اس موقع پر معذرت خواہانہ (Opologetic) انداز اختیار کرتے ہوئے جنگ بدر سے قبل کے آٹھ غزوات و سرایہ کو تقریباً نظر انداز کر دیا، تاکہ یہ ثابت نہ ہو کہ اقدام حضورؐ کی طرف سے ہوا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایک مکمل دین ہے، جو اپنا غلبہ چاہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو دین غالب کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا اور غلبہ حاصل کرنے کے لیے صرف دفاعی انداز کافی نہیں ہوتا، اقدام کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ انقلابی جدوجہد میں پہلا مرحلہ محض (passive resistance) کا ہوتا ہے، جس میں قوت فراہم کی جاتی ہے۔ پھر اگلے مرحلے میں باطل نظام کے ساتھ ٹکرانا پڑتا ہے۔ حق و باطل کے درمیان peaceful coexistance ہو ہی نہیں سکتی۔ حق کیسے تسلیم کر سکتا ہے کہ باطل بھی موجود رہے، اِلّا یہ کہ نیچا ہو کر رہے۔ یہ الگ بات ہے کہ حق میں جان ہی نہ ہو، پھر تو مجبوری ہے۔ لیکن باطل کا غلبہ ہو اور اہل ایمان میں جان بھی ہو تو یہ ممکن نہیں، کیونکہ ضدین جمع نہیں ہو سکتیں۔ اس تفصیل سے اصل حقائق اچھی طرح واضح ہو گئے ہیں۔

یہ سورت تقریباً مسلسل ایک خطبہ ہے۔ لیکن حکمت کے تحت درمیان میں سے ایک خاص مسئلہ نکال کر سورت کے شروع میں لے آئے ہیں۔ آگے چل کر اس اسلوب سے ہمیں سورۂ توبہ کی ترتیب مضامین سمجھنے میں مدد ملے گی۔ وہاں بھی بہت اشکال ہے۔ دورِ جدید کے جو مترجمین اور مفسرین زیادہ محنت نہیں کر سکے، انہوں نے یہاں دقت نظر کا ثبوت نہیں دیا۔

اس پوری بحث میں ایک نمایاں مسئلہ یہ پیدا ہوا کہ غزوۂ بدر کے بعد مال غنیمت کے معاملہ میں مسلمانوں میں جھگڑا ہو گیا۔ یہ پہلی جنگ تھی۔ غنیمت کی تقسیم کا ضابطہ معلوم نہ تھا۔ عربوں میں رواج یہ تھا کہ جو جس کے ہاتھ آئے وہ اس کا۔ کیونکہ وہ تو لوٹ مار جانتے تھے۔ کوئی باقاعدہ اور منظم جنگ تو اُن کے ہاں متعارف نہ تھی۔ مجاہدین بدر کے سامنے تو پرانا رواج ہی تھا۔ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم حضور ﷺ کی حفاظت پر مامور تھے، ہم تو کچھ اکٹھا نہیں کر سکے۔ پھر تو جوانوں نے تو بھاگ دوڑ کر لی ہے، مگر بڑی عمر کے لوگ اتنی تگ و دو نہیں کر سکے۔ تو جھگڑا پیدا ہوا کہ غنیمت کا مال کس طرح تقسیم ہو۔ چنانچہ اسی جھگڑے کے ذکر سے سورت شروع ہوئی۔ اگرچہ تقسیم غنیمت کا اصل حکم بعد میں سورت کے وسط میں آئے گا مگر اہمیت اور اصول کی بات آغاز میں لا کر حقیقت واضح کر دی۔

فرمان نبویؐ

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

امارت کی ذمہ داری

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : ((یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاکَ ضَعِیْفًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ فَلَا تَأَمَّرَنَّ عَلَی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ)) (رواہ المسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ’’ابوذر! میں تجھے کمزور آدمی سمجھتا ہوں‘ میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ تو دو آدمیوں پر بھی ’’امیر‘‘ نہ بن اور نہ تو یتیم کے مال کی نگرانی اور سرپرستی کر‘‘۔

حضور ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری ؓ کو یہ مشورہ دیا کہ تم ایک کمزور اور ناتواں آدمی ہو‘ کسی علاقہ کی امارت تو کجا اگر صرف دو آدمی تمہیں اپنا امیر بنانا چاہیں تو صاف انکار کر دینا، کیونکہ امیر ہونے کی حیثیت سے جو ذمہ داریاں تم پر عائد ہوں گی تم ان سے عہدہ برآ نہ ہو سکو گے۔ اس کے علاوہ کسی یتیم کی جائداد کی نگرانی اور تولیت کا بوجھ بھی اپنے ناتواں کندھے پر نہ رکھنا۔ یہ مشورہ احساس ذمہ داری اور آخرت کے دن اللہ کی عدالت میں جوابدہی کے عقیدہ پر مبنی ہے۔

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیطانِ بزرگ (امریکہ) ہمارا اصل دشمن

"امریکہ کی دوستی اُس کی دشمنی سے کہیں زیادہ خطرناک ہے"۔ یہ اتنی بڑی حقیقت ہے کہ خود سابق امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے۔ گویا یہ گھر کے بھیدی کا انکشاف ہے۔ امریکہ پاکستان دوستی کی تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ پاکستان کے لیے تو امریکہ کی دوستی نہایت ہلاکت خیز ثابت ہو رہی ہے۔ گزشتہ صدی کے وسط میں جب امریکہ سوویت یونین کی بڑھتی ہوئی قوت سے لرزاں تھا تو پاکستان کو سیٹو اور سینٹو کا رکن بنالیا گیا، کیونکہ اپنے جغرافیائی محلِ وقوع کے سبب پاکستان سوویت یونین کے خلاف مفید اتحادی ثابت ہوسکتا تھا۔ چنانچہ جب سوویت یونین نے افغانستان پر حملہ کرنے کی حماقت کی تو پاکستان کو بھرپور طور پر استعمال کیا گیا، یہاں تک کہ سوویت یونین شکست وریخت سے دوچار ہوگیا۔ لیکن اپنے دوست کے ساتھ امریکہ کا رویہ ہمیشہ دشمنانہ رہا ہے۔ 1962ء میں ہند چینی سرحدی جھڑپوں کو جواز بنا کر امریکہ نے طوطا چشمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کے قدموں میں اسلحہ بارود کے ڈھیر لگادیے اور پاکستان کو انتباہ کیا کہ وہ کشمیر کے بارڈر خالی ہونے سے قطعی طور پر کوئی فائدہ نہ اُٹھائے۔ گویا پاکستان کو اپنی شہ رگ کشمیر کو ہندوستان کے چنگل سے نجات دلانے کا جو موقع ملا تھا، امریکہ نے ہمیں اس سے فائدہ اُٹھانے نہ دیا، بلکہ بھارت کے مفادات کا تحفظ کیا۔ اسی طرح امریکہ نے 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں پاکستان کو اسلحہ اور فالتو پرزہ جات کی دورانِ جنگ سپلائی بند کرکے ہماری پیٹھ میں خنجر گھونپنے سے دریغ نہ کیا، جبکہ پاکستان کا مکمل انحصار امریکی اسلحہ پر تھا۔ 1971ء میں پاکستان کو دولخت کرنے میں بھی امریکہ نے کلیدی کردار ادا کیا۔ اس کا انکشاف خود امریکی وزیر خارجہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ 1979ء میں جہادِ افغانستان کے لیے امریکہ نے دنیا بھر میں اسلام اور جہاد کے حوالہ سے صدا لگائی، مجاہدین کو جمع کیا، انہیں سرمایہ اور اسلحہ فراہم کیا، یعنی اپنے مفادات کے لیے پاکستان کو خوب استعمال کیا لیکن جونہی یہ مقصد حاصل ہوا اور سوویت یونین کو شکست ہوئی تو امریکہ نے لاتعلقی اختیار کرلی۔

نائن الیون کے بعد امریکہ کا ایک نیا روپ سامنے آیا۔ جن لوگوں کو اُس نے روس کے خلاف جہاد کی ترغیب دی تھی اور اُنہیں مجاہدِ اسلام قرار دے کر ہیرو کے طور پر پیش کیا تھا، اُنہیں یکلخت دہشت گرد قرار دے دیا گیا۔ پاکستان کے قبائلی علاقوں کو اُن کی پناہ گاہ قرار دے کر خود بھی اُن پر میزائل اور ڈرون حملے شروع کردیے اور پاکستان کو بھی مجبور کیا کہ اُن مجاہدین کے خلاف ملٹری آپریشن کرے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ردِعمل میں جنگجو قبائلی بھی میدان میں نکل آئے اور پاکستان کی فوج اور قبائلی مسلمانوں کے درمیان خونریز جنگ شروع ہوگئی، جس سے پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا اور اب پاکستان کی فوج ایک دلدل میں پھنس گئی ہے کہ اُس سے نکلنا اب محال نظر آرہا ہے۔

اسلام آباد اور لاہور جیسے اہم شہروں میں نہایت اعلیٰ پائے کے جدید اسلحے کے ساتھ امریکیوں کا سیاہ شیشے والی جدید ماڈل کی گاڑیوں میں دندناتے پھرنا اور پوچھ گچھ پر مقامی سول یا ملٹری انتظامیہ کو گولی مارنے کی دھمکی دینے کے واقعات سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ پاکستان کے شہروں میں ہونے والی دہشت گردی کو امریکہ کی پشت پناہی حاصل ہے۔ بلیک واٹر اور دوسری بدنام زمانہ خفیہ ایجنسیوں کی کارروائیاں اپنی جگہ جاری ہیں۔ حقیقت میں امریکہ یہ چاہتا ہے کہ یہ ظاہر کرکے کہ پاکستان کے حالات

تا خلافت کی بنا' دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

قیام خلافت کا نقیب

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

جلد 18 — 4 تا 10 محرم الحرام 1431ھ — 22 تا 28 دسمبر 2009ء — شمارہ 49

بانی: اقتدار احمد مرحوم
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

مجلس ادارت
سید قاسم محمود۔ ایوب بیگ مرزا
محمد یونس جنجوعہ
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67۔اے علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور۔54000
فون: 36316638-36366638 فیکس: 36271241
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 10 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرون ملک......300 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا---------------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں
چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی رائے سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

وہاں کی حکومت اور فوج کے کنٹرول میں نہیں رہے، مشرقی سرحد سے بھارت اور مغربی سرحد سے نیٹو کی افواج پاکستان میں داخل کردی جائیں اور جاسوسی کا وہ نیٹ ورک جو بدقسمتی سے ہماری اپنی حکومت کی حماقت اور نااہلی سے امریکہ پاکستان میں قائم کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے، وہ اُس کی مدد سے پاکستان کے ایٹمی اثاثہ جات کو ناکارہ بنادے۔ کمبوڈیا ہو یا لاطینی امریکہ، پاکستان ہو یا ایران امریکہ نے جس کو بھی دوست بنایا اُس سے یہی سلوک کیا، اسی لیے ایران نے اُسے ”شیطانِ بزرگ“ کا نام دیا تھا۔

ہم پاکستان کے عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اصل دشمن کو پہچانیں، اور اجتماعی کوشش کے ذریعے اِس ”شیطان بزرگ“ کے ناپاک عزائم کو ناکام بنادیں۔ یاد رکھیے، اس سپر پاور کا مقابلہ ہم کائنات کی حقیقی اور ابدی سپریم پاور یعنی اللہ رب العزت کی مدد کے بغیر نہیں کرسکتے۔ آیئے، اللہ کی مدد حاصل کرنے کے لیے اللہ کی طرف رجوع کریں، اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگیں، خود بھی حقیقی مسلمان بنیں اور پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنانے یعنی یہاں خلافت راشدہ جیسا نظام قائم کرنے کے لیے سرگرم عمل ہو جائیں۔ اگر ہم یہ کام کریں گے تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ضرور ہماری مدد کرے گا۔ امریکہ کو یہاں سے نکال باہر کرنے اور پاکستان کو بچانے کا یہی واحد راستہ ہے۔ وگرنہ ہمارا یہ دشمن ہمیں تباہ و برباد کردے گا۔

ہم حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس نام نہاد دہشت گردی کی جنگ سے بلا تاخیر علیحدگی اختیار کرے اور امریکہ سے ہر قسم کی مدد لینے سے انکار کردے، کیونکہ امریکہ وہ سفید ڈائن ہے کہ جس سے چمٹ جائے اُس کا خون چوس لیتی ہے۔ ہماری نجات اور سلامتی کا تقاضا ہے کہ ہم امریکہ سے دوری اور لاتعلقی اختیار کریں۔ یوں بھی امریکہ کی یہ جنگ جس میں پاکستان اس کا فرنٹ لائن اتحادی کا کردار ادا کر رہا ہے، درحقیقت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ ہے۔ اس سے فوری طور پر باہر نکلنا ہمارے دین و ایمان کا بھی اولین تقاضا ہے۔

بقیہ: اشاریہ

34. xxxx
35. Ideas Before Bullets - I (Asim Salahuddin)
36. xxxx
37. Taliban and the bogey of terrorism (Charles Ferndal)
38. Ideas before bullets. (II) (Asim Salahuddin)
39. Ideas before bullets. (III) (Asim Salahuddin)
40. xxxx
41. Mystery of kerry lugar conditions solved? (Shaheen Sehbai)
42. The crusade against hijab:then & Now! (Khalid Baig)
43. Islamic or Secular Pakistan? (Dr. Muzaffar Iqbal)
44. US Embassy rejects Misuse of Sihala College facility (Ansar Abbasi & Shakil Anjum)
45. Patience in hardships (S Roman Ahsan)
46. Pakistan the Next US Target-I (Salik Malik)
47. Pakistan the Next US Target-II (Salik Malik)
48. Jinnah's vision of Islamic Ideological Pakistan (Muhammad Faheem)
49. Aid with Dignity or No Aid (Muhammad Faheem)

[redacted]

شیخ محمد امین (والد عبد اللہ سلیم رفیق تنظیم اسلامی ساہیوال) کا قضائے الٰہی سے انتقال ہوگیا ہے۔

تنظیم اسلامی اسلام آباد شرقی کے مبتدی رفیق سہیل انور کے چھوٹے بھائی ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہوگئے۔

تنظیم اسلامی حلقہ کراچی شمالی (نیو کراچی) کے رفیق شاہد اکرم رحلت فرماگئے۔

تنظیم اسلامی گوجرخان غربی کے مبتدی رفیق بشارت حسین وفات پاگئے۔

تنظیم اسلامی میرپور اُسرہ جاتلاں کے ملتزم رفیق غلام سلطان کی والدہ محترمہ اور ملتزم رفیق قاضی محمود اختر کے بھائی وفات پاگئے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین و مرحومات کی مغفرت فرمائے۔ رفقاء و احباب سے بھی دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

[redacted]

شیخ انیس الرحمان کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔

تنظیم اسلامی کے حلقہ کراچی جنوبی کے ناظم مکتبہ عبدالرزاق کو ڈاوی کے بڑے بھائی کی ٹانگ کا آپریشن ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاءِ تنظیم اسلامی سے بھی دُعائے صحت کی درخواست ہے۔

ضرورت رشتہ

کراچی میں رہائش پذیر، ملتزم رفیق تنظیم اسلامی، عمر 38 سال، برٹش اسکول ٹیچر کو دوسری شادی کے لیے (پہلی بیوی سے بوجوہ علیحدگی) شرعی پردے کی پابند خاتون کا رشتہ درکار ہے۔ مطلقہ/خلع یافتہ بھی قابلِ قبول ہیں۔

برائے رابطہ: 0307-2852548

ندائے خلافت، میثاق اور **حکمت قرآن** کے انٹرنیٹ ایڈیشن
تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجیے

پاکستان کا داخلی اضطراب اور خارجی خطرات

پس چہ باید کرد؟

مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید صاحب کے 4 دسمبر 2009ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

[سورۃ النحل آیات 112، سورۃ الرعد آیات 41، 42 اور سورۃ الصف آیات 10، 11 کی تلاوت اور خطبہ مسنونہ کے بعد]

حضرات! عید کے بعد ملک کے داخلی اور خارجی سطح پر جو حالات سامنے آئے ہیں، وہ نہایت سنگین ہیں۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ بد سے بدتر اور بدتر سے بدترین کا سفر تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ عید کے بعد عوام کو داخلی سطح پر جو پہلا تحفہ ملا وہ بجلی اور تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہے۔ جیسا کہ سورۃ النحل میں فرمایا:

﴿وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا قَرْیَۃً کَانَتْ اٰمِنَۃً مُّطْمَئِنَّۃً یَّاْتِیْھَا رِزْقُھَا رَغَدًا مِّنْ کُلِّ مَکَانٍ فَکَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰہِ فَاَذَاقَھَا اللّٰہُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾﴾

”اور اللہ ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے کہ وہ (ہر طرح) امن چین سے بستی تھی۔ ہر طرف سے رزق بافراغت چلا آتا تھا مگر ان لوگوں نے اللہ کے نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے ان کے اعمال کے سبب ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا۔“

پاکستان پر اس وقت خوف و دہشت اور بھوک دونوں قسم کے عذابات مسلط ہو چکے ہیں۔ بھوک کے عذاب کا ایک مظہر بدترین مہنگائی کی شکل میں ہے۔ پہلے تو یہ کہا جاتا تھا کہ فوجی آمریت کی نحوست ٹل جائے تو مہنگائی کا یہ سیلاب تھم جائے گا۔ لیکن اب تو عوامی حکومت بھی آ گئی، مگر مہنگائی کا یہ ریلا تھمنے کی بجائے پہلے سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں ماضی میں 2 اور 1 کی نسبت رہی ہے۔ ڈیزل کی قیمتیں کم ہونے کی وجہ یہ تھی کہ زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی مشینری اور پبلک ٹرانسپورٹ ڈیزل پر چلتی ہے۔ لہٰذا پٹرول کے مقابلے میں ڈیزل کی کم قیمتیں مقرر کر کے عوام کو ریلیف دیا جاتا تھا۔ اب پٹرول سے بڑھ کر ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کر کے سارا بوجھ عوام پر ڈال دیا گیا ہے۔ گویا مہنگائی کا سونامی منہ کھولے کھڑا ہے۔ تیل کی قیمتیں بڑھنے سے دیگر تمام اشیاء کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔ غریب آدمی جس کی ماہانہ تنخواہ یا اجرت بمشکل پانچ چھ ہزار روپے ہوتی ہے، اب اُس کا جینا دوبھر ہو جائے گا۔

مقام غور ہے کہ عوام پر مہنگائی کے یہ بم کیوں گرائے جا رہے ہیں؟ اس کا اصل سبب کیا ہے؟ اس کی اصل وجہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی معاشی غلامی ہے۔ ہم عالمی مالیاتی اداروں کے غلام ہیں۔ لہٰذا وہاں سے جو حکم آتا ہے، ہمارے فوجی یا سویلین حکمران اُس کی تعمیل کو لازم خیال کرتے ہیں۔ یہ ادارے ہمیں حیوانیت کی بدترین سطح تک پہنچا دینا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عوام کا خون اور نچوڑو، انہیں معاشی مسائل میں اس قدر الجھا دو کہ وہ کولہو کی بیل بن جائیں۔ موجودہ حکومت نے بھی دو سے کوئی ریلیف نہیں دیا جا رہا ہے۔ یہ صورتحال قوم کے لیے شدید مایوسی کی ہے۔

مہنگائی کے اس سونامی کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ اس کے تین نتائج نکلیں گے۔ ایک یہ کہ اس سے جرائم اور کرپشن کی شرح میں اضافہ ہوگا۔ جب مفلوک الحال لوگ دن بھر کی سخت مشقت کے بعد بھی اپنی اور خاندان کی بنیادی ضروریات پوری نہیں کر سکیں گے تو پھر وہ سرمایہ داروں کا پیٹ چاک کریں گے اور بھتے وصول کریں گے۔ دوسرے یہ کہ اس سے خودکشیوں کی شرح میں اضافہ ہوگا۔ یعنی جن لوگوں میں کرپشن اور دوسروں کا پیٹ چاک کرنے کی ہمت نہیں ہوگی، اُن کے لیے ”قہر درویش بر جان درویش“ کا معاملہ ہوگا۔ وہ اپنی ہی جان کو ختم کریں گے۔ تیسرے یہ کہ اس سے نوجوان طبقے کے دلوں میں پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے مایوسی مزید بڑھے گی۔ ہمارا جو ہر قابل اپنی صلاحیتیں یہاں کھپانے کی بجائے بیرون ملک جانے کو ترجیح دے گا۔ جس جس کو موقع ملے گا، وہ ملک سے باہر بھاگے گا۔ آپ مصنوعی طریقے سے الیکٹرانک میڈیا

> مقام غور ہے کہ عوام پر مہنگائی کے یہ بم کیوں گرائے جا رہے ہیں؟ اس کا اصل سبب آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی معاشی غلامی ہے۔ یہ ادارے ہمیں حیوانیت کی بدترین سطح تک پہنچا دینا چاہتے ہیں

سالوں کے دوران کئی ارب ڈالر بطور قرض لیے جو قوم کے مستقبل کو اور زیادہ تاریک کرنے اور اُسے معاشی غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کے مترادف ہے۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ اس سارے قرض سے حکمرانوں کی تجوریاں بھری جا رہی ہیں۔ اسے ارکانِ پارلیمنٹ کی مراعات اور افسران کی عیاشیوں کی نذر کیا جا رہا ہے۔ غریب آدمی کو اس قرض کا سہارا لے کر پاکستانیت کو خواہ کتنا بھی نمایاں کرنے کی کوشش کریں، پاکستانیت نمایاں نہیں ہوگی، اس لیے کہ آپ لوگوں کے احساسات پر پہرے نہیں بٹھا سکتے۔ خدارا! سیاسی، گروہی اور جماعتی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر یہ سوچئے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں، اور اس مسئلہ کا حل کیا ہے؟

یہ تو داخلی صورتحال ہے، خارجی سطح پر نگاہ ڈالئے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے خارجی محاذ کی جو تصویر دکھائی جا رہی ہے، وہ بھی نہایت خوفناک ہے۔ پاکستان کے گرد گھیرا مسلسل تنگ کیا جا رہا ہے، بلکہ پورے عالم اسلام کے گرد دائرہ تنگ ہو رہا ہے۔ سورۃ الرعد میں فرمایا:

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ یَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِیْعًا ؕ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾﴾

’’کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں اور اللہ (جیسا چاہتا ہے) حکم کرتا ہے کوئی اس کے حکم کا رد کرنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی (بہتری) چالیں چلتے رہے ہیں۔ سو چال تو سب اللہ ہی کی ہے ہر متنفس جو کچھ کر رہا ہے وہ اسے جانتا ہے اور کافر جلد معلوم کریں گے کہ عاقبت کا گھر (یعنی انجام محمود) کس کے لیے ہے۔‘‘

ان آیات میں اصل خطاب مشرکین مکہ سے ہے۔ انہیں کہا جا رہا ہے کہ اگرچہ اس وقت اسلام کو فیصلہ کن قوت حاصل نہیں، مگر جوں جوں اسلامی دعوت آگے بڑھ رہی ہے، توں توں کفر کی عملداری گھٹتی چلی جا رہی ہے۔ ہم آہستہ آہستہ کفر کی حکومت کو دباتے اور اُس کا دائرہ تنگ کرتے چلے جا رہے ہیں۔ لہٰذا انجام بینی کا تقاضا یہ ہے کہ کفار اسلام کا راستہ روکنا چھوڑ دیں۔ آنے والے چیز کو آئی ہوئی سمجھیں ــــ اس کے برعکس صورتحال آج ہمیں درپیش ہے۔ آج نہ صرف پاکستان بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے حوالے سے ہمیں یہ دکھائی دے رہا ہے کہ کفر کا دائرہ پھیل رہا ہے، اور اعدائے اسلام اسلام کا قافیہ حیات تنگ کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کی تازہ ترین مثال سوئٹزر لینڈ میں مساجد کے میناروں پر پابندی ہے۔ یہ پابندی اسلام کے خلاف کثیر الجہتی جنگ کا مظہر ہے۔ اسلام کے خلاف عالمی سطح پر جو سازش ہو رہی ہے، یہ اُس کا حصہ ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اسلام دشمن قوتیں اسلام کا راستہ کبھی نہیں روک سکیں گی۔ اس لیے کہ ؎

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک رکھ دی
اتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

افسوسناک بات یہ ہے کہ ویٹیکن اور یو این او نے تو سوئس حکومت کے اس فیصلے کی مذمت کی ہے، مگر مسلمان حکمرانوں نے اس کے خلاف زوردار آواز اُٹھانے کی ذرا بھی ضرورت محسوس نہیں کی۔ انہیں اندیشہ ہے کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو اُن کا آقا امریکہ اُن سے ناراض ہو جائے گا۔

امریکہ کی نئی افغان پالیسی بھی دراصل پاکستان کے گھیراؤ کی پالیسی ہے۔ اوباما کی تقریر سے یہ بات تو واضح ہو گئی ہے کہ امریکہ نے افغانستان میں اپنی شکست

حافظ عاکف سعید

پریس ریلیز

فتوے لینے اور دینے سے خودکش حملے ختم نہیں ہوں گے بلکہ اس کے لیے اس ظلم اور ناانصافی کا تدارک کرنا ضروری ہے، جس کے ردِّعمل میں یہ حملے ہو رہے ہیں

این آر او کو ناجائز اور غیر آئینی قرار دینا اسلامی اقدار اور عوامی امنگوں کے مطابق ہے

1- علماء اس پر متفق ہیں کہ خودکش حملے حرام ہیں لیکن علماء کا کہنا ہے کہ فتوے لینے اور دینے سے خودکش حملے ختم نہیں ہوں گے بلکہ اس کے لیے اس ظلم اور ناانصافی کا تدارک کرنا ضروری ہے، جس کے ردِّعمل میں یہ حملے ہو رہے ہیں۔ رحمٰن ملک کو علماء سے یہ بھی پوچھنا چاہیے کہ اسلام کی جڑیں کھودنے کے لیے امریکہ کا ساتھ دینے پر کیا ہم مسلمان کہلانے کے قابل رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے مسجد دارالسلام باغ جناح میں خطاب جمعہ کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کے بعد ہم نے وعدے کے مطابق یہاں دین قائم نہیں کیا، چنانچہ سزا کے طور پر ملک دولخت ہو گیا لیکن ہمارے شب و روز میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ہم پر دوسرا امتحان نائن الیون کے واقعہ کے بعد آیا، جس میں ہم طالبان کی اسلامی حکومت کے خاتمے کے لیے امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی بن کر بری طرح ناکام ہو گئے۔ اسی غلط فیصلے کا نتیجہ ہے کہ امریکہ کی یہ جنگ اب ہماری جنگ بن چکی ہے۔ عالم کفر مسرور ہے کہ مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں اور مسلمانوں کی بہترین فوج اپنے لوگوں کو مار رہی ہے۔ ملک کے سنجیدہ طبقات اس پر متفق ہیں کہ قبائلی علاقوں میں فوجی ایکشن مسئلے کا حل نہیں بلکہ مزید بگاڑ کا باعث ہے۔ جب تک یہ رہے گا ردِّعمل میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ حافظ عاکف سعید نے کہا کہ بش ہو یا اوبامہ سب یہود کے ہاتھوں میں کٹھ پتلیاں ہیں۔ یہ یہود کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ یہود کے ایجنڈے کو پورا کرنے پر اوبامہ کو امن کا نوبل انعام دیا گیا ہے۔ ہمیں یہ پہچاننے کی ضرورت ہے کہ ہم کس کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ملک میں امن کے قیام اور خودکش حملوں کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ جبر اور قوت کا استعمال ختم کر کے مذاکرات کا راستہ اختیار کیا جائے۔ امریکہ کی جنگ میں جو دراصل عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگ کا حصہ ہے، ہر طرح کے تعاون سے انکار کر دیا جائے۔ امریکہ کے اس خطے سے جائے بغیر یہاں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے کامیابی کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم واشنگٹن کی اطاعت چھوڑ کر اللہ کی غلامی اختیار کریں، سابقہ گناہوں پر توبہ کریں اور اپنی زندگیوں اور اس ملک میں شریعت کا نظام قائم کریں جس کے بغیر اللہ اور اس کے دین کے ساتھ وفاداری کا تقاضا ہرگز پورا نہیں ہوتا۔ (11-دسمبر 2009ء)

2- این آر او کو ناجائز اور غیر آئینی قرار دینا اسلامی اقدار اور عوامی امنگوں کے مطابق ہے۔ امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید سپریم کورٹ کے این۔آر۔او کے حوالہ سے فیصلہ پر تبصرہ کر رہے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے اِس تاریخی فیصلے سے مستقبل میں کرپشن کے انسداد میں بڑی مدد ملے گی جو پاکستان میں تمام بُرائیوں اور خرابیوں کی جڑ ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ عوام آزاد عدلیہ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ پاکستان، جو اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا، کے آئین سے تمام تضادات کو دور کرے گی اور اُن تمام شقوں کو خارج کرے گی جو اسلامی نظام کے قیام کے راستے میں حائل ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ’’عدل‘‘ اِسلام کا کلیدی ورڈ ہے۔ اگر پاکستان میں اسلامی نظام قائم ہو جائے تو یقیناً معاشرے کے ہر طبقہ کو انصاف ملے گا اور خواص کا وسائل پر ناجائز تسلط اور عوام کی محرومیاں ختم ہو جائیں گی۔ (16-دسمبر 2009ء)

(جاری کردہ مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان)

تسلیم کرلی ہے، تبھی تو 2011ء میں فوجوں کی واپسی کا اعلان کیا ہے۔ اس اعلان کا مطلب یہ ہے کہ وہ افغانستان سے اپنی باعزت واپسی کا راستہ دیکھ رہے ہیں۔ دوسری جانب انہوں نے تیس ہزار مزید فوجی بھیجنے کا بھی اعلان کیا ہے۔ دونوں باتوں کے بیک وقت اعلان سے اوباما نے امریکی کانگریس میں ری پبلکن اور ڈیموکریٹس ارکان کے جذبات کا خیال رکھا ہے۔ البتہ یہ بات واضح ہے کہ تیس ہزار مزید فوجی طالبان کے مقابلے کے لیے نہیں، اس لیے کہ ساری دنیا کہہ رہی ہے کہ طالبان افغانستان کو نہ تو شکست ہوئی ہے اور نہ انہیں شکست دی جاسکتی ہے (ان شاء اللہ) بالآخر امریکیوں کو یہاں سے رسوا ہو کر نکلنا ہی پڑے گا۔ تازہ فوج جو بھیجی جارہی ہے، اُس کا ہدف پاکستان ہے۔ یہ فوج پاک افغان سرحد پر تعینات ہوگی۔ گویا گھیرا پاکستان کا تنگ کیا جارہا ہے۔ اوباما کی تقریر میں اسلام آباد، پشاور اور کراچی کے حوالے سے خطرات اور خدشات کی بات معنی خیز ہے۔ سوال یہ ہے کہ انہیں کس بات سے خطرہ ہے۔ خطرہ تو ہمیں ہے کہ اُن کی بلیک واٹر اور ڈائن کور جیسی ایجنسیاں ہمارے ملک میں خطرناک کھیل کھیل رہی ہیں، اور یہاں اپنے قدم جما رہی ہیں۔ اسی طرح امریکہ اسلام آباد میں بہت بڑے رقبے پر "منی پینٹاگون" بنا رہا ہے۔ اصل خطرہ تو ہمیں اُن سے ہے۔ وہ ہم پر دباؤ مزید بڑھا رہے ہیں۔ حال ہی میں امریکی ترجمان نے کہا ہے کہ اگرچہ پاکستان نے طالبان کے حوالے سے ہماری کچھ مدد کی ہے، لیکن اُس نے انہیں کچھ رعایتیں بھی دی ہیں۔ اب پاکستان کو یہ پالیسی بدلنا پڑے گی۔ اصولی اعتبار سے یہ بات درست ہے کہ حکومت پاکستان افغان پالیسی کو تبدیل کرے، یہ تو اہل پاکستان کا دیرینہ مطالبہ ہے۔ لیکن پالیسی کی یہ تبدیلی اُن خطوط پر نہ ہو جن پر کہ امریکہ چاہتا ہے۔ امریکہ تو کہتا ہے کہ اپنا رُخ پورے طور پر واشنگٹن کی طرف کرو۔ تمہاری فوج کے کچھ عناصر اور تمہاری حکومت کے کچھ محب وطن لوگ ایسے ہیں جو ہمارے قابو میں نہیں آرہے ہیں، انہیں لگام ڈالو، انہیں سیدھا کرو جبکہ اصل تبدیلی جو حالات کا اولین تقاضا ہے یہ ہے کہ ہم اپنا رُخ واشنگٹن سے ہٹا کر اللہ اور اُس کے دین کی طرف کردیں۔

یہ وقت اس بات پر غور کرنے کا ہے کہ ہم امریکہ کی جنگ کیوں لڑ رہے ہیں۔ وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ہم کرایے کی فوج نہیں کہ ہماری کارکردگی جانچنے کی باتیں ہورہی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ فی الواقع کرایے کی فوج نہیں تو پھر امریکہ آپ کو امداد کس بات کی دے رہا ہے۔ عملاً تو صورتحال وہی ہے جس کی آپ نفی کر رہے ہیں۔ آپ خود کہتے ہیں کہ ہم امریکہ کے فرنٹ لائن اتحادی ہیں۔ یہ کرایے کی فوج کا کردار نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ کیری لوگر بل کے تحت ہمیں جو امداد مل رہی ہے کہ وہ اسی بات کے عوض مل رہی ہے کہ ہم امریکی جنگ میں اُس کے پارٹنر بنے اور اُس کی خوشنودی کے لیے اپنے فوجیوں اور اپنے شہریوں کے خون کا نذرانہ پیش کرتے رہے۔ اسی لیے تو اُن کی "Do more" کی منحوس تکرار رکنے کا نام نہیں لیتی۔ ہماری فوج یقیناً بہت اعلیٰ ادارہ ہے، مگر افسوس کہ ہمارے حکمرانوں نے اُسے کرایہ کی فوج کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اس وقت ملک میں دہشت گردی کی جو لہر ہے یہ اپنے ہی شہریوں کے خلاف فوج کشی کا ردعمل ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ میڈیا کے ذریعے اصل حقائق پر پردہ ڈال کر توپوں کا رُخ طالبان کی جانب موڑ دیا گیا ہے۔ تاکہ عوام یہ سوچ ہی نہ سکیں کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ اگر یہ ردعمل نہیں ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ نائن الیون سے پہلے یہ سب کچھ کیوں نہیں تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ قبائلی بھائی پاکستان کے انتہائی وفادار ہیں، یہ ملک کے دشمن نہیں۔ آپ آج بھی پاک فوج کو اپنے لوگوں کے خلاف فوج کشی کی صورتحال سے نکالیں، اپنی عظیم فوج پر سے کرایے کی فوج کا لیبل ہٹائیں، اور امریکی جنگ سے باہر آجائیں، تو یہ ساری شورش ختم ہوجائے گی۔

امریکہ کی نئی افغان پالیسی دراصل پاکستان کے گھیراؤ کی پالیسی ہے

تیس ہزار تازہ فوج جو بھیجی جارہی ہے، اُس کا ہدف پاکستان ہے۔ یہ فوج پاک افغان سرحد پر تعینات ہوگی

سانحۂ کربلا

قیمت 25 روپے

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عزیمت وعظمت کی صحیح تصویر

اور

شہیدِ مظلوم رضی اللہ عنہ

قیمت 30 روپے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب اور آپؓ کی مظلومانہ شہادت کے بیان پر جامع تالیف

بانئ تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد

کی دو جامع اور مختصر مگر عام فہم اور محققانہ تاریخی کتابوں کا مطالعہ کیجئے

دونوں کتابوں کے سیٹ کی مجموعی قیمت اشاعت خاص: 50 روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

مکتبہ خدام القرآن لاہور

36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 3-35869501 e-mail:maktaba@tanzeem.org

پاکستان خودکشی کے راستے پر!

ظفر عمر خان فانی

پاکستان میں جاری موجودہ خانہ جنگی نے تاریخِ اسلام کے اس طالب علم کو اسلام کے ابتدائی زمانے کا ''دورِ فتن'' (مسلمانوں کی خانہ جنگی کا دور) یاد دلایا جو خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت سے شروع ہوا تھا۔ حضرت عثمانؓ یہودی عبداللہ بن سبا کی سازش کے نتیجے میں شہید ہوئے تھے اور موجودہ دورِ فتن بھی یہودیوں کی نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ ٹاور گرانے کی سازش سے شروع ہوا ہے، جس کا ثبوت خود امریکہ کے محققین نے مہیا کیا ہے۔ ٹاور ڈھانے کا الزام ''القاعدہ'' پر سب سے پہلے اسرائیل کے وزیر اعظم نے حادثہ کے چند گھنٹے بعد ہی لگا دیا تھا جس سے اس کے سازش میں شریک ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اس کے بعد اِس الزام کو ہٹلر کے پروپیگنڈہ منسٹر گوبلز کے اس قول کے تحت کہ ''جھوٹ کو ہزار دفعہ دہراؤ، اسے سچ سمجھ لیا جائے گا''، مسلسل دہرایا جا رہا ہے۔ افغانستان کی بیدار مغز طالبان حکومت کا امریکہ کو یہ جواب کسی کو یاد نہیں کہ القاعدہ کے ٹاور گرانے کا ثبوت مہیا کرو تو اسامہ بن لادن کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اس الزام کے جھوٹ ہونے کا ثبوت یہ بھی ہے کہ افغان حکومت کو ثبوت مہیا کرنے کی بجائے امریکہ نے بھیڑیے اور میمنہ کی حکایت کو تازہ کرتے ہوئے افغانستان پر حملہ کر دیا اور ''مومن کی فراست'' سے محروم پرویز مشرف کو بھی اپنا حامی اور مددگار بنا لیا۔ جس کا نتیجہ ہم آج پاکستان میں ہونے والی خانہ جنگی کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔ دورِ فتن کی خانہ جنگی کا انجام کیا ہوا؟ جب 70 ہزار مسلمان مارے جا چکے تو دونوں طرف کے عقلمند لوگوں نے مسلمانوں پر یہ واضح کیا کہ اگر یہ خانہ جنگی جاری رہی تو مسلمانوں کی تمام فتوحات ضائع ہو جائیں گی۔ رومی اور ایران مسلمانوں کے مفتوحہ اپنے علاقوں کو واپس لے لیں گے۔ مسلمان بدترین شکست سے دوچار ہوں گے، جس کے نتیجے میں ان کی عورتیں کنیز اور بچے غلام بنا لیے جائیں گے۔ اس لیے خانہ جنگی کو ختم کرو اور معاملے کو مذاکرات سے نمٹاؤ۔ اس طرح یہ خانہ جنگی ختم ہوئی اور مسلمانوں کی فتوحات کا دور دوبارہ شروع ہوا۔

تاریخ سے سبق لیتے ہوئے پاکستان کے عقلمند لوگوں کو بھی شور مچانا چاہیے کہ یہ خانہ جنگی ختم کرو۔ امریکی ہتھیاروں کی مدد سے اگر پاکستان کے ''بازوئے شمشیر زن'' کو کاٹ دیا گیا تو اندیشہ ہے کہ پاکستان میں صرف دفتروں میں بابو اور زمین جوتنے والے کسان رہ جائیں گے، جن سے پاکستان کی حفاظت نہ ہو سکے گی اور بھارت مسلمانوں کا مفتوحہ اپنا علاقہ جسے پاکستان کہتے ہیں مسلمانوں سے واپس لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ (اس نے تقسیم ہند اب تک تسلیم نہیں کی ہے اور اکھنڈ بھارت بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ اس لیے کشمیر کو نہیں چھوڑتا)۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلمان ہندوؤں کی نمک کی کان میں نمک بن جائیں گے۔ ان کا وجود اکھنڈ بھارت میں اس طرح مٹ جائے گا جس طرح بدھ مذہب کا مٹ گیا، جس کے بانی بھارت کے ہی مہاتما بدھ تھے اور جو راجہ اشوک کے زمانے میں اتنا پھیل گیا تھا کہ صرف کاشی، اجودھیا متھرا وغیرہ چند شہروں اور راجپوتانہ کی ریاستوں میں ہی ہندو مذہب باقی رہ گیا تھا۔ باقی سارے بھارت میں سری لنکا تک لوگ بدھ مذہب کے پیرو تھے۔ اس لیے بھارت کے بودھوں اور اسپین کے مسلمانوں کے حشر سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیے اور امریکہ کی غلام حکومت کا کردار ادا کرتے ہوئے ملکِ خداداد پاکستان کی تباہی کا عمل فی الفور ترک کر دینا چاہیے۔ اس کے لیے پہلا قدم کیری لوگر قانون کے تحت امریکن امداد مسترد کرنے کا ہونا چاہیے، اس کے بعد ہی ہم امریکہ کی کرایہ کی فوج ہونے کا لیبل اپنے اوپر سے اتارنے اور امریکہ سے برسرِ پیکار افغانستان سے پاکستان تک پھیلے ہوئے مجاہدین آزادی سے بات کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

یہاں یہ بات دہرا دی جائے کہ تمام آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ بحال کرنے کے لیے وجود میں لایا ہے، اس لیے پاکستان کا امریکہ، بھارت اور اسرائیل کے مسلمان دشمن اتحاد میں شامل ہونا منشائے الٰہی کے سراسر خلاف ہے۔ وہ جس قدر اس اتحاد سے باہر آ جائے، اس کے لیے بہتر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہوگا۔ ان شاء اللہ

☆☆☆

پس چہ باید کرد

پاکستانی مسلمانوں کے لیے انتباہ

محمد شفیق

بدقسمتی سے ایک طرف کردار، دیانت، امانت اور اسلامیت سے مکمل عاری قومی قیادتیں ہیں اور دوسری طرف بحیثیت قوم ہماری انفرادی واجتماعی سرکشیوں، بے حیائیوں، فحاشیوں الغرض لاتعداد بداعمالیوں کے مناظر ہیں۔ ہم گمراہی، بے ایمانی، مفاد پرستی، ملک دشمنی، فتنہ و فساد، بغاوت اور جاہلیت کی آخری حدوں کو چھو رہے ہیں۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کوئی تصور ہے نہ تبلیغ۔ سارا زور محض عبادات پر دیا جا رہا ہے۔ حقوق العباد اور معاشرتی اصلاح وفلاح سے ہم قطعاً لاتعلق ہو چکے ہیں۔ حالانکہ منکرات سے چشم پوشی خدائے بزرگ و برتر کے ہاں ناقابلِ معافی جرم ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ دستورِ خداوندی کے مطابق اُس کی ناراضگی اور انتقام میں بھی مزید شدت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے ہیں، جو کسی بھی لمحہ عبرت ناک سزا و عذاب کا موجب بن سکتا ہے۔ یہ المناک دہشت گردی اور آگ و خون کی ہولی، والدین کی ناقدری، تفرقہ ونفاق، بے سکونی اضطراب، رزق کی کمی وگرانی، خشک سالی، غربت وافلاس، خوف، ذلت و مسکنت، بدعنوان اور اسلام سے بے بہرہ حکمران، لوٹ مار اور نفسا نفسی وغیرہ یہ سب کیا ہے۔ یہ عذابِ الٰہی کی شکلیں ہیں، لیکن ہمیں اس کا احساس نہیں۔ ہم اپنے ہی موج میلوں میں مگن ہیں۔

اللہ جل جلالہ کو راضی کرنے اور عذابِ عظیم کو ٹالنے کی اب صرف ایک ہی صورت رہ گئی ہے کہ پوری قوم گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور سچی توبہ کرے۔

☆☆☆

ہمارے ہاں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام کیبل پر بھی نشر ہو رہے ہیں

اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہدایت ہے اور ہدایت کا سرچشمہ قرآن حکیم ہے

مدرسین کی تعداد بڑھنی چاہیے، تاہم تعداد کے ساتھ ساتھ کوالٹی پر بھی توجہ دینی چاہیے

دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کے حوالے سے

قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی کے ناظم تعلیمات

جناب شجاع الدین شیخ سے انٹرویو

ملاقات: محمد سمیع

(گزشتہ سے پیوستہ)

س: میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ مساجد انتظامیہ سے بالعموم ہمیں تعاون نہیں ملتا۔ اگر ملتا بھی ہے تو معدودے چند مساجد سے۔ آپ کا کیا خیال ہے، اس سلسلے میں ہماری کوششوں میں کچھ کمی ہے؟

ج: کوششیں ہوئی ہیں۔ مگر بسا اوقات ہمیں رسپانس نہیں ملتا۔ شہری علاقوں میں رسپانس بہت کم ہے۔ مضافاتی علاقوں یا گاؤں، دیہات میں تو پھر بھی کچھ امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن میرا مشورہ یہ ہے کہ ہمیں کوشش میں کمی نہیں کرنی چاہیے۔ بعض اوقات کوششیں بارآور ثابت ہو جاتی ہیں مثلاً شادمان ٹاؤن نمبر 2 کی جامع مسجد میں میں جمعہ کی نماز پڑھا رہا ہوں۔ کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ بھائی اس مسجد میں تو کسی اور کو ہونا چاہیے تھا۔ لیکن مسجد کمیٹی کے افراد کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈال دی۔ اس مسجد میں اندازاً چھ ساڑھے چھ ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ یہاں ہمارے ایک بہت پیارے ساتھی عطاء الرحمن عارف ہیں جو مسجد کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ ان کے مسجد کمیٹی کے لوگوں سے تعلقات بھی بہت اچھے ہیں۔ جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے لوگ بھی ہیں، جن کے ساتھ ان کا ملنا جلنا ہے اور محلہ داری کا معاملہ بھی ہے۔ یہ وہ خصوصی نتائج ہیں رابطے رکھنے کے، رواداری کے جس نے مسجد کمیٹی کے لوگوں کے دل میں ہمارے لئے نرم گوشہ پیدا کر دیا۔ رمضان المبارک میں اس مسجد میں قرآن کریم کے خلاصے کے پروگرام بھی ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے سامنے ایک مثال ہے۔ اگر ہمارے رابطے علماء سے یا مسجد کمیٹی کے لوگوں سے بڑھیں گے تو خیر کے ساتھ تعاون کرنے والے لوگ ہمیں ہر جگہ ملیں گے۔ لہٰذا میرا یہ مشورہ ہے کہ ہمارے رابطوں میں اضافہ ہونا چاہئے۔ کوششیں بھی ہونی چاہئیں، تاکہ اللہ کی مدد حاصل ہو سکے۔

س: دورۂ ترجمہ قرآن کا مستقبل آپ کو کیسا نظر آتا ہے؟

ج: قرآن تو ان شاء اللہ قیامت تک عالم انسانیت کو ہدایت ربانی فراہم کرتا رہے گا۔ دین کی یہ دعوت رکے گی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اس نور کا اتمام کر کے رہے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی برا لگے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم یہ سعادت حاصل کر سکیں گے یا نہیں۔ دیکھئے، ہمارا رشتہ اس سے کمزور پڑ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ غیر مسلموں کو قرآن پڑھ کر اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب فرما رہا ہے اور پھر ان نومسلموں کو مبلغ قرآن بنا رہا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک جو پیس ٹی وی پر کام کر رہے ہیں۔ اُن کی تبلیغ سے کئی بڑے اسکالرز ایسے آئے ہیں جو پہلے غیر مسلم تھے۔ قرآن پڑھ کر انہوں نے اسلام قبول کیا اور پھر خود قرآن کے مبلغ بن گئے۔ قرآن یہ کہتا ہے کہ اگر تم نے رخ پھیرا تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ کسی اور کو کھڑا کر دے گا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کا مستقبل دراصل قرآن کا مستقبل ہے۔ قرآن کا مستقبل تو تابناک ہے۔ توجہ طلب بات یہ ہے کہ ہم اس میں کتنی محنت کر رہے ہیں۔

س: دورۂ ترجمہ قرآن کے حوالے سے پچھلی ربع صدی کے تجربے میں ہم کہاں کھڑے ہیں۔

ج: 1998ء میں تنظیم میں شامل ہوا تھا۔ اس لیے ربع صدی کی بجائے 98 کے بعد کی بات کرتے ہیں۔ اُس سال ڈاکٹر صاحب نے قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں دورۂ ترجمہ قرآن کیا تھا۔ 1999ء میں غالباً دو جگہ کراچی شہر میں یہ پروگرام ہوئے تھے۔ 2000ء میں تین یا چار مقامات میں یہ پروگرام ہوئے تھے۔ الحمد للہ، امسال کراچی شہر میں 10 مقامات پر مکمل دورۂ ترجمہ قرآن اور 8 مقامات پر خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام ہوئے۔ اس کے علاوہ میرے علم کی حد تک دو چار ساتھیوں نے انفرادی طور پر یہ مبارک محفلیں منعقد کیں۔ پھر حلقہ خواتین کے کتنے ہی پروگرام ہوئے۔ یہ تو ہوئیں تنظیم اسلامی سے وابستہ خواتین وحضرات کی مساعی۔ ہم سے جڑے ہوئے کتنے اور لوگ ہیں جو اگرچہ خود تو بیان نہیں کرتے البتہ وہ اپنے مقامات پر سی ڈیز اور کیسٹس چلا لیتے ہیں۔ یہ تو اللہ کی شان ہے، ہم کیا اور ہماری بساط کیا۔ میرے 2004ء کے دورۂ ترجمہ قرآن کی ریکارڈنگ ہوئی ہے۔ کراچی کے رضوان سوسائٹی کے علاقے میں خواتین نے 15 شعبان سے کیسٹس چلانے شروع کئے۔ آڈیو کیسٹس خواتین نے گھروں میں سنے ہیں اور اس کے بعد پیپرز چیک ہوئے اور ان کو سرٹیفکیٹس دیئے گئے ہیں۔ خواتین نے اپنے تاثرات بیان کئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر قرآن کو اتارا ہے جس سے ان کی زندگیاں بدلی ہیں۔ 20-22 گھروں میں یہ سلسلہ چلا ہے اور 150-200 خواتین نے استفادہ کیا ہے۔ دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام کیبل پر بھی نشر ہو رہے ہیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے یہ صورتحال ہے کہ ربع صدی کے بعد ہم اس مقام پر کھڑے ہیں کہ کتنی زندگیاں بدلیں، کتنے ہی لوگ اس کام میں شریک ہوئے۔ بہت سے ہیں جو باقاعدہ طور پر تنظیم سے وابستہ نہیں، پھر بھی اس کام میں شریک ہیں۔ بلا مبالغہ ایسے شرکاء اور کام کرنے والے سینکڑوں افراد ہیں اور نہ جانے کتنے ہزار افراد تک یہ دعوت پہنچ رہی ہے۔ ان شاء اللہ ہماری یہ محنت جاری رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم

سے یہ کام اور آگے بڑھے گا۔

س: برادرم نوید احمد صاحب کا یہ کہنا ہے کہ مدرسین کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے، تاکہ اس پروگرام کو مزید وسعت حاصل ہو۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

ج: مدرسین کی تعداد بڑھنی چاہئے، اس میں کوئی دو آراء نہیں ہوسکتیں۔ میرا ذاتی مشورہ یہ ہے کہ ہمیں تعداد سے زیادہ کوالٹی کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اگر آج کے مدرس 18 سے 1800 بھی ہوجائیں تو کراچی کی دو کروڑ کو پہنچتی ہوئی آبادی کے لئے ناکافی ہوں گے۔ میں توجہ دلانا چاہوں گا کہ ان 18 مدرسین میں سے ایک دو ساتھیوں کو چھوڑ کر بقیہ تمام کے تمام وہ ہیں جو یکسالہ کورس سے گزر چکے ہیں۔ یکسالہ کورس بنیاد ہے۔ اس بنیاد پر ساتھی خود کو تعمیر کرتے ہیں۔ ہمارے پاس الحمد للہ تنظیم کا پورا نظم موجود ہے۔ اسروں کی سطح پر سال بھر حلقہ قرآنی میں دروس ہوتے ہیں۔ اس کو مزید سنوارنے کی ضرورت ہے، جس سے وہ آگے بڑھیں گے۔ اصل میں یکسالہ کورس رفقاء تنظیم کے لئے شروع کیا گیا تھا، تاکہ وہ اس حدیث مبارکہ کے مصداق بنیں کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ اس اعتبار سے میں سمجھتا ہوں کہ یکسالہ کورس کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔ اب تک کراچی میں یہ پروگرام تین مقامات پر چل رہے ہیں۔ اس وقت جو کورس جاری ہے، اس میں اوسطاً 70 طلبہ شریک ہوئے ہیں۔ یہ وہ ساتھی ہیں جنہیں ہم سنوارتے ہیں۔ اس سال ہم نے حلقہ کراچی شمالی کی سطح پر بنیادی دینیات کا کورس شروع کیا ہے۔ اس میں پڑھانے والے اکثر ساتھی وہ ہیں جو یکسالہ کورس سے فارغ ہیں۔ ان کی شام کے اوقات میں اس کورس کے ذریعہ grooming ہوتی ہے۔ ان میں سے ہم نے ایک دو ساتھیوں کو یکسالہ کورس میں پڑھانے کا موقع دیا ہے۔ ان کو بڑی سطح پر بطور مدرس اتارنے کا پروگرام ہے۔ رہا چھوٹی سطح کا معاملہ، کراچی میں بلا مبالغہ اسروں کی سطح پر 100 سے زیادہ حلقہ قرآنی چل رہے ہیں، جہاں ہمارے ساتھی بیان کررہے ہیں۔ یکسالہ کورس، وہاں سے نکلے ہوئے لوگوں کو شام کے اوقات میں مصروف کرنا، یہ اگر ہم مستقل کرتے رہیں گے تو ان شاء اللہ یہیں سے ہمیں ساتھی ملیں گے جو قرآن حکیم کا ترجمہ بیان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہر سال مدرسین میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سال دو بہت اچھے اضافے ہمارے سامنے آئے ہیں۔ ایک ڈاکٹر سید سعد اللہ اور دوسرے ارشد حسین۔ یہ یکسالہ کورس سے نکلے ہوئے ساتھی ہیں۔ انہوں نے خود بھی ماشاء اللہ محنت کی ہے، لیکن بنیاد یکسالہ کورس ہے۔ ایسے ساتھیوں میں ہر سال ان شاء اللہ اضافہ ہوتا رہے گا، لیکن یاد رہے تعداد کے ساتھ کوالٹی پر بھی ہماری توجہ ہونی چاہئے۔

س: آپ قارئین کو اس حوالے سے کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

ج: رفقاء تنظیم کے علاوہ ان ساتھیوں کے لیے جو ہماری کتابیں، جرائد، سی ڈیز وغیرہ سے استفادہ کرتے رہتے ہیں اور باقی تمام لوگوں کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ طلب ہدایت کی نیت سے قرآن کا مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت قرآن کریم ہے، جو کتاب ہدایت ہے۔ قارون کے پاس دولت تھی، ہدایت نہیں تھی، لہٰذا زمین میں دھنسا دیا گیا۔ فرعون کے پاس اقتدار تھا، ہدایت نہیں، غرق کردیا گیا۔ ابولہب کے پاس خوبصورتی تھی، سرمایہ تھا، ہدایت نہیں تھی، برباد کردیا گیا۔ سب سے بڑی نعمت ہدایت ہے اور ہدایت کا سرچشمہ قرآن کریم ہے۔ سب سے بہترین اسوہ نبی کریم ﷺ کا ہے۔ بہترین زندگی اور مقصد زندگی اللہ کے رسول ﷺ کا ہے۔ ہمارا مقصد زندگی بھی وہی ہونا چاہئے جو اللہ کے رسول ﷺ کا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ قرآن مجید کے مسلمانوں پر وہ حقوق جو محترم ڈاکٹر صاحب نے بیان کئے ہیں۔ یعنی دل سے اس پر پرا ایمان ہو، اس کی باقاعدہ تلاوت کی جائے، اس کو سمجھنے کی کوشش کی جائے، اس پر عمل کرنے کی اور اس کے احکامات کے نفاذ کے لئے جدوجہد کی جائے اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچایا جائے، اللہ کرے ہماری زندگیاں اسی کے لئے وقف ہوجائیں۔ اس سے بہتر کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ یہ وہ کام ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پورے خلوص و اخلاص کے ساتھ اسی محنت میں لگے رہنے اور اس حدیث کا مصداق بننے کی توفیق عطا فرمائے کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

برادرم شجاع الدین شیخ صاحب! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے اس انٹرویو کے لئے وقت فارغ فرمایا۔

آپ کا بھی شکریہ۔ جزاک اللہ خیر

☆☆☆

رفقاء متوجہ ہوں

ان شاء اللہ "جامع مسجد العابد، حیات سرور روڈ گوجر خان" میں

3/جنوری (بروز اتوار) نماز عصر تا 9/جنوری 2010ء بروز ہفتہ نماز ظہر

مبتدی تربیت گاہ

اور 8/جنوری (بروز جمعہ) نماز عصر تا 10/جنوری (بروز اتوار) نماز ظہر

امراء ونقباء تربیتی ومشاورتی اجتماع

منعقد ہو رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ رفقاء ان میں شامل ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: مشتاق حسین 0322-5225354/0333-5133598

المعلن: مرکزی شعبہ تربیت: (042)36316638-36366638
0321-7761916

افغانستان پر روسی قبضہ، امریکہ اور اقوام متحدہ

اگر افغانستان پر موجودہ امریکی قبضہ کے ناجائز اور اس کے خلاف مزاحمت کے جائز ہونے کو صحیح طور پر دیکھنا ہو تو پھر اس سلسلہ میں تمام تاریخی اور دیگر متعلقہ حقائق کو تفصیلاً مدنظر رکھنا ہوگا

عابد اللہ جان کی معرکہ آرا کتاب
"Afghanistan: The Genesis of the Final Crusade"
کا قسط وار اردو ترجمہ

ترجمہ: محمد فہیم

موسم خزاں 1987ء میں نجیب اللہ نے قومی مفاہمت کے سلسلہ میں اپنی پیش کش کو اور وسعت دے دی۔ پارٹی کانفرنس کے موقع پر انھوں نے جمہوری وحدت، کولیشن اور حزب اختلاف کے لیے مزید نشستوں کی پیشکش کردی۔ انھوں نے خصوصی طور پر امریکہ کے حمایت یافتہ سات گروہوں کے اتحاد کا نام لے کر اپیل کی۔ یہ بھی پیشکش کی گئی کہ حزب اختلاف کو اپنے دفاتر کھولنے اور اپنے اخبارات شائع کرنے کی اجازت دی جائے گی بشرطیکہ وہ امریکہ کی پشت پناہی میں جاری "جہاد" سے دست برداری کا اعلان کردے۔ یہ ماننے کے بعد کہ سوویت افواج بعض چھاؤنیوں سے ملحقہ علاقوں سے نکل گئی ہیں، نجیب اللہ نے اعلان کیا کہ روسی افواج کے مکمل انخلاء کے بعد حکومتی فوجیں اپنی کارروائیاں ان علاقوں میں بند کردیں گی جہاں جہاں مجاہدین اپنے حملے روک دیں گے۔ نومبر کے مہینے میں منعقدہ جرگہ کے موقع پر نجیب اللہ نے کہا کہ اگر مجاہدین "جہاد" سمیٹ لیں، تو سوویت افواج 12 مہینے یا اس سے بھی کم مدت میں واپس چلی جائیں گی۔ تاہم یہی موقع تھا، جب مجاہدین نے امریکہ کے اصرار پر اپنے حملوں کو مزید بڑھایا اور ہر پیشکش کو ٹھکرادیا۔ اس ضمن میں جو اصول اپنایا گیا وہ یہ تھا کہ "کسی ایسی حکومت سے بات نہیں ہوگی جو قابض افواج نے قائم کی ہو، جہاد جاری رہے گا"

میڈیا کے تمام ذرائع روس کی قائم کردہ حکومت کے مخالفین پر ہونے والے تشدد اور غلط سلوک کو نمایاں کرتے رہے۔ اقوام متحدہ کی طرف سے بھی حسب معمول ان حرکات کی مذمت کی جاتی تھی، جبکہ آج امریکہ کے قائم کردہ افغانستان کے اندر اور باہر جنگی قیدیوں کے مراکز میں تشدد ایک معمول کی بات ہے۔ امریکی سرکاری رپورٹوں میں عام حالات کو بھی بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا تھا، جہاں پر مقید مجاہدین کے ساتھ باہر کسی کو بھی رابطہ کی اجازت نہ تھی۔ آج خود امریکی نائب صدر ٹارچر اور دہشت کا حکم دیتا ہے۔ افغانستان پر روسی قبضہ کے دوران حکومت مخالف لوگوں سے "اقرار جرم" کروانے کے لیے "جسمانی تشدد" اور "نفسیاتی حربوں" کے استعمال کے خلاف امریکہ شکایت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔ آج امریکہ اور اس کے حلیف ہر قسم کے تشدد کو مکمل طور پر جائز اور قانونی گردانتے ہیں۔ مثال سامنے ہے، جب اقوام متحدہ اور اس کے سیکرٹری جنرل گوانتاناموبے میں قیدیوں کے مراکز کو بند کرنے کا کہتے ہیں تو امریکہ اسے ایک غلط مطالبہ قرار دیتا ہے۔ آج انسانیت کے نام پر تمام اپیلوں اور شکایت کو رد کیا جاتا ہے۔ آج کے انسانی "رحمدلانہ" سلوک کے تحت قیدیوں کو بجلی کے کرنٹ دینا، سگریٹ سے داغنا، ٹھنڈے پانی یا برف میں غوطے دینا، دوسرے لوگوں کو تشدد کے وقت دیکھنے پر مجبور کرنا، اور ہلاک شدہ لوگوں کی لاشوں کے ساتھ کال کوٹھڑیوں کی تنہائیوں میں بیٹھنے پر مجبور کرنا، پانی خوراک اور نیند سے محروم رکھنا وغیرہ چند ایسی شرمناک حرکتیں ہیں، جنھیں کرزئی کے مخالفین سوویت یونین کے "مظالم" کے ساتھ ضرور موازنہ کرانا چاہیں گے۔

"جہاد" کے زعماء کو اس بنیاد پر اسلامی سربراہی کانفرنسوں میں شرکت کی اجازت دی جاتی رہی کہ کابل میں حکومت قابض فوجوں کی بنائی ہوئی حکومت تھی۔ ان کے نمائندوں کو مندوبین سے خطاب کی کھلی اجازت ہوا کرتی تھی۔ جبکہ او آئی سی افغان حکومت کی ہر سال کانفرنس میں اپنی سیٹ کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوششوں کو ناکام بنادیتی تھی۔

کرزئی حکومت کی عالمی سطح پر قانونی حیثیت کو تسلیم کرنے کے برعکس روسی پشت پناہی میں قائم شدہ افغان حکومت کو بین الاقوامی سطح پر اس کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرانے کی کوششوں کو 1987ء میں بہت محدود کامیابی حاصل ہوسکی۔ حکومت نے 52 ملکوں میں اپنے نمائندے بھیج دیے، تاکہ ان کے ساتھ تعلقات میں بہتری آسکے۔ بہت سے ملکوں نے کابل کے نمائندوں کو واپس کردیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام دشمن اور کارپوریٹ دہشت گردوں نے ان سالوں کے دوران کتنا مضبوط ہوم ورک کیا ہے، جس کے نتیجے کے طور پر دُنیا کو "کالا" اب "سفید" نظر آنے لگا ہے۔ آج کے قبضے (Occupation) کو آزادی (Liberation) اور جاری مظالم کو جمہوریت کا نام دیا جاتا ہے۔

بعض لوگ یہ دلیل دیتے ہیں کہ افغانستان پر قبضہ کی منظوری تو سلامتی کونسل نے دی ہے۔ اگلے باب میں ہم دیکھیں گے کہ حقیقت ایسی نہیں، لیکن بفرض محال اگر ایسا ہے بھی تو ایسی کسی بھی منظوری کو سند جواز حاصل نہیں ہوگی اور یہ بے معنی بات ہوگی، کیونکہ اسی سلامتی کونسل نے عراق پر بھی پابندیاں عائد کرکے لاکھوں بچوں کی ہلاکت کا سامان کردیا۔ عراق کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادیں جھوٹ اور غلط اطلاعات کی بنیاد پر مبنی تھیں اور ان کی وجہ سے 8 لاکھ بے گناہ عراقی موت کے منہ میں چلے گئے۔ اس کے باوجود اقوام متحدہ کو یہ بیچ نظر ہی نہیں آتا کہ عراق میں کوئی بھی ہلاکت خیزی والے ہتھیار (WMD) نہیں تھے۔

> **اقوام متحدہ کا ادارہ جس نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے جنگی جرائم اور دوسرے ملکوں پر قبضہ جیسے جرائم پر آج چپ سادھ رکھی ہے، افغانستان پر سوویت قبضہ کے دنوں میں بڑی گرمجوشی دکھارہا تھا**

اقوام متحدہ کا ادارہ جس نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے جنگی جرائم اور دوسرے ملکوں پر قبضہ جیسے جرائم

پرچپ سادھ رکھی ہے سالانہ بنیادوں پر اس قبضہ میں توسیع کی منظوری دیتا رہا ہے، وہی اقوام متحدہ افغانستان پر سوویت قبضہ کے دنوں میں بڑی گرمجوشی دکھا رہا تھا۔ جنوری 1980ء سے 1987ء تک اس کی جنرل اسمبلی نے افغانستان سے بیرونی افواج کے انخلاء اور افغانوں کے حق خود اختیاری کے سلسلہ میں قرار داد کے لیے 9 مرتبہ ووٹنگ کرائی اور ہر مرتبہ اسے بھاری اکثریت سے پاس کردیا۔ اسی ہی نے بیرونی افواج کے خلاف ''جہاد'' کو مکمل طور پر قانونی اور جائز قرار دیا۔ اقوام متحدہ کی بے بسی اس حقیقت سے عیاں ہے کہ اس کے سیکرٹری جنرل نے امریکی اور برطانوی جنگ کو''ناجائز'' قرار دیا ہے، لیکن اقوام متحدہ کو ابھی تک ایک بھی قبضہ مخالف (anti occupation) قرار داد یا روسی قبضہ کے دوران پاس ہونے والی قرار دادوں جیسی کوئی قرار داد پاس کرانے کی توفیق نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اقوام متحدہ کا اس قبضہ کے حق میں یا اس کے خلاف جواز کا فتویٰ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ اگر افغانستان پر امریکی قبضہ کے ناجائز ہونے اور اس کے خلاف مزاحمت کے جائز ہونے کو صحیح طور پر دیکھنا ہے تو پھر اس سلسلہ میں تمام تاریخی اور دیگر متعلقہ حقائق کو تفصیلاً مدنظر رکھنا ہوگا۔

سوویت یونین کے افغانستان پر قبضہ اور اس کے خلاف مزاحمت کے متعلق امریکی پالیسی کی مختصر تلخیص ان الفاظ میں دی گئی ہے ''جب تک سوویت یونین کا قبضہ افغانستان پر جاری رہتا ہے، تب تک امریکی حکومت افغان قوم کے مفاد کے خاطر اپنی مدد جاری رکھے گا'' اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امریکہ کے نزدیک ''افغانیوں کے مفاد'' کا کام سوویت یونین کے تحت نہیں ہوسکتا تھا۔

آج معاملہ وہ نہیں رہا۔ امریکہ دُنیا کو باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ آج افغان قوم اس (امریکہ) کے قبضہ کے تحت سوویت یونین یا طالبان دورِ حکومت کی بہ نسبت زیادہ بہتر زندگی گزار رہی ہے۔ حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو روئے زمین پر ایسی کوئی قوم نہیں ملے گی جس کے مفادات کسی ایک یا دوسرے قبضہ کے تحت بہتر طور پر انجام پذیر ہو رہے ہوں۔ تاریخ انسانی کے کسی بھی قبضہ کی طرح امریکہ کا افغانستان پر قبضہ بھی ضرور بہ ضرور ایک دن اپنے انجام کو پہنچے گا۔ اب یہ ان لوگوں، جنہوں نے اس قبضہ کو جائز مانا ہے سوچنے کا مقام ہے کہ وہ احساس کریں کہ درحقیقت کوئی بھی بزورِ قوت قبضہ کبھی بھی جائز تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ (جاری ہے)

''شدت پسندی'' کا خاتمہ؟

رؤف اکبر

جب سے نائن الیون کا خودساختہ ڈرامہ ہوا ہے، تب سے اب تک پاکستان کے حکمران اور دیگر بااثر لوگ امریکہ کے ساتھ بڑھ چڑھ کر اپنی وفاداری کا اظہار کر رہے ہیں۔ غالباً اس وفاداری کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کے بااختیار لوگ صرف اپنے لیے جینا چاہتے ہیں۔ اگر وہ قوم اور ملک کے لیے جی رہے ہوتے تو اُن کا رویہ اور انداز یہ نہ ہوتا، بلکہ غیرت وحمیت پر مبنی ہوتا۔ لیکن بقول شاعران کا حال یہ ہے کہ ؏ غیرت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے۔ اس بے حمیتی پر مشتمل وفاداری میں حکمران اتنے دور نکل گئے ہیں کہ ''شیطانِ بزرگ'' کی جنگ کو اپنی جنگ قرار دے رہے ہیں۔ اُس کے دشمن کو اپنا دشمن قرار دیا جا رہا ہے۔ اور اللہ اور رسول ﷺ کے دشمنوں کو اپنا دوست قرار دے کر اپنی مسلمانی کو بزور قوت تسلیم کروایا جا رہا ہے۔

یہ وفاداری افغانستان میں امریکی یلغار کا ساتھ دینے تک ہی محدود نہ رہی، بلکہ دھیرے دھیرے امریکہ کی جنگ کو اپنی جنگ قرار دے کر اپنے ملک میں منتقل کرلیا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے آقاؤں نے نائن الیون کا ڈرامہ رچایا ہی اصلاً ہمارے ایٹمی کمبل کو چرانے کے لیے تھا۔ گو ہمارا یہ خیال تھا کہ وہ ہماری وفاداری اور روشن خیالی سے خوش ہو کر مطمئن ہو جائے گا لیکن ہمارے ننگے پن کا یہ مظاہرہ غلام کی سوچ ثابت ہوا۔ لہٰذا ایک دفعہ بے غیرت ہونے کے بعد اب ننگے رہنے میں ہی عافیت نظر آتی ہے۔

اور اب حالت حضور ﷺ کی اس حدیث کے مطابق ہے کہ دجال جب نکلے گا تو اس کے ایک ہاتھ میں پانی ہوگا اور ایک ہاتھ میں آگ، تو جو اس کے پانی کو قبول کرے گا وہ جہنمی ہوگا اور جو اس کی آگ کو قبول کرے گا وہ جنتی ہوگا۔ آج امریکہ ہم سے کہہ رہا ہے کہ اگر پانی یعنی رزق لینا ہے تو ''شدت پسندی'' کا خاتمہ کرو۔ بقول آغا سعود حسین ''ہمیں امریکی بااثر بھکاریوں سے زیادہ اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ان کا اتنا اصرار ہے کہ پاکستان کی حکومت اور فوج طالبان کے خلاف نبردآزما ہے بلکہ ان کا پاکستان سے اس طرح صفایا کرے کہ یہ عناصر افغانستان میں امریکہ اور نیٹو کے خلاف طالبان کی جاری جنگ کی حمایت نہ کرسکیں۔'' (اخذ کردہ ''امریکہ میں کچھ دن'' روزنامہ جنگ 20 جون 2009ء)

اگر بہ نظر غائر جائزہ لیا جائے تو یہ بات کھل کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ افغانستان کی خلافت وامارت اسلامیہ کا خاتمہ اس لیے ہوا کہ وہ مغرب کے سیکولر جمہوری نظام کی خرابیوں سے پاک نظام تھا اور طالبان اس نظام حیات کو بہر صورت اختیار کرنے پر مصر تھے۔ اسلام دشمنوں کی نگاہ میں اسی کا نام ''شدت پسندی'' ہے۔ اسلامی نظام خلافت اور لادین جمہوریت میں کھلا اختلاف ہے۔ ایک نظام ایک اللہ کی حاکمیت کو ماننے والا ہے، اور دوسرا اس کا انکاری ہے۔ یہ بنیادی اصولی اختلاف باہمی کشمکش کا سبب تو ضرور بنے گا۔ کافرانہ نظام کے علمبرداروں کے ساتھ سختی تو دینی مزاج کا حصہ ہے۔ قرآن میں ہے: ''محمدؐ اور اُن ساتھی آپس میں نرم خو ہیں اور کفار کے مقابلے میں سخت۔''

بقول اقبال ؂

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

یہ ''شدت پسندی'' اہل کفر کو بہت ناگوار گزرتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام کے سچے پیروکاروں اور جانفروشوں کو بہت سارے نام دینے کے بعد اب اُنھوں نے شدت پسند کا نام دیا ہے۔ اور ہمارے صاحب اختیار لوگوں کے منہ میں بھی یہ اصطلاح ڈال دی ہے۔ اور اب پاک فوج پلید اقوام کے لیے ''شدت پسندوں'' کے خاتمے کے لیے کمربستہ ہے۔ (یہ ایک الگ بحث ہے کہ کیا بندوق کے ذریعے غلبہ اسلام ہوسکتا ہے کہ نہیں) لیکن ایک بات طے ہے کہ امریکہ اور یہود کو ''شدت پسند'' قبول نہیں۔ اس لیے ہمارے ارباب اختیار نے طے کرلیا ہے کہ وہ اُن کو ختم کریں اور یہ کام ہو رہا ہے۔

اس ساری بحث کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کفار خود بھی اسلامی نظام حیات چاہنے والوں سے برسرِ جنگ ہیں اور ہمیں بھی یہی حکم دے رہے ہیں کہ اسلامی اقدار اور نظام حیات چاہنے والے شدت پسندوں کو ختم کرو، مبادا ؏

ہو نہ جائے آشکارا شرع پیغمبر کہیں

عدل کی اینٹیں، بے انصافی کا گارا

اوریا مقبول جان

پورا خطہ نااہل، بددیانت اور بدکردار لیڈروں اور طالع آزما ظالم فوجی آمروں کی زد میں کئی دہائیوں تک رہا۔ لوگ ان کی بددیانتی اور کرپشن کی وجہ سے فاقہ زدگی کی زندگی جی رہے تھے اور ظلم و بربریت کے ہاتھوں نہ رات چین سے کٹتی تھی اور نہ دن آرام سے۔ دنیا کی بہت بڑی طاقت امریکہ ان سیاست دانوں کی بھی پشت پناہ تھی اور ان ڈکٹیٹروں کے ذریعے تو وہ لاکھوں لوگوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا چکی تھی۔ کوئی گھر اپنے پیاروں کے کھو جانے پر ماتم کدہ تھا اور کسی گھر میں رات کو روٹی میسر نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کے بلکنے کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔ پورے کا پورا جنوبی امریکہ دہشت زدہ، آفت نصیب اور خانماں برباد تھا۔ ارجنٹائن ہو یا چلی، پیرو ہو یا یوراگوائے، برازیل ہو یا گوئٹے مالا، ہنڈراس ہو یا کولمبیا، سبھی تو ایک جیسی قیامت سے گزر رہے تھے۔

ارجنٹائن میں پیرین کی سیاسی حکومت کی کرپشن نے ملک میں جب افراط زر کی شرح 335 فیصد تک پہنچا دی اور لوگوں کے لیے زندگی گزارنا مشکل ہوگیا تو طالع آزما جرنیل جو امریکہ کے مشہور زمانہ سکول آف امریکاز سے سازشوں کی تربیت لے کر آئے تھے، انہوں نے اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ جرنیل وڈیلا نے 1975ء میں اقتدار سنبھالا اور پھر باری باری چار جرنیلوں نے 1983ء تک اس ملک کے ساتھ دہشت و بربریت کا کھیل کھیلا۔ بربریت کا یہ کھیل امریکہ کی اُس عالمگیر جنگ کا حصہ تھا جو وہ کیمونسٹ دہشت زدہ گروہ کے خلاف لڑ رہا تھا۔ اس دور میں تیس ہزار لوگ لاپتہ ہوئے اور لاکھوں بغیر کسی مقدمہ کے عقوبت خانوں میں پہنچا دیئے گئے۔ ہر ادارے کو تباہ اور ہر شہر کو خوف کا گڑھ بنا دیا گیا۔ لیکن یہ چاروں جرنیل اسے اپنی جنگ کہتے رہے، بار بار اعلان کرتے کہ وہ حکومت کے باغیوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ان ڈکٹیٹروں کے خلاف پہلی آواز 1977ء میں پلازہ ڈی میو کے سامنے چالیس ماؤں نے بلند کی جو سروں پر سفید رومال باندھ کر اپنے گمشدہ بچوں کی تلاش کے لیے نکلی تھیں۔ یہ آمریت کے سکوت میں پہلا شور تھا۔ 1978ء میں ان ماؤں کے ساتھ گمشدہ افراد کی دادیاں اور نانیاں بھی شریک ہوگئیں۔ لوگ احتجاج کرتے، غائب ہوتے، مارے جاتے، تشدد کا شکار ہوتے۔ لیکن ان کی کوئی شنوائی نہ تھی کہ جرنیلوں نے اکثر بااصول ججوں کو نکال کر اپنے کاسہ لیس جج بھرتی کرلیے تھے۔ احتجاج بلند ہوتا گیا۔ گرفت کمزور پڑی تو 1983ء میں الیکشن کروانے پڑے، جس کے نتیجے میں الفونسن کی حکومت قائم ہوئی۔ اُس نے آتے ہی احتساب کے لیے ایک نیشنل کمیشن قائم کیا۔ ابھی تحقیقات کا آغاز ہی ہوا تھا کہ امریکہ فوج کے تحفظ اور بددیانت لیڈروں کے دفاع کے لیے کود پڑا۔ اندرونی اور بیرونی دباؤ اکٹھا ہوا تو 1984ء میں ایک قومی مفاہمتی قانون پاس کیا گیا جسے Due Obedience قانون کہتے ہیں۔ اس کے تحت، قتل، اغواء، تشدد، غائب کرنے اور کرپشن کے تمام مقدمات ختم کردیئے گئے۔ اسے سیاسی طور پر "NUNCA MAS" یعنی "آئندہ نہیں" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ جنہوں نے ان تین دہائیوں کے زخم کھائے تھے، جوان سالوں میں بددیانتی کی وجہ سے بھوک سے مرتے رہے، جس کے پیارے اس دنیا سے چلے گئے، تشدد سے معذور ہوگئے وہ پارلیمنٹ کے اس قانون کے خلاف روز چھوٹی چھوٹی عدالتوں میں جاتے، بحث کرتے اور ناکام لوٹتے۔ عدالتوں کی یہ کارروائیاں لوگوں کے زخم پھر سے تازہ کردیتیں۔ عوام کا غیظ و غضب بڑھتا جا رہا تھا۔ ان کی کون سنتا، نہ فوج اور نہ پارلیمنٹ، دونوں نے تو صلح کرلی تھی۔ ایک ہی راستہ تھا وہ سپریم کورٹ کے دروازے پر جا پہنچے۔ ایک بحث کا آغاز ہوگیا کہ کیا کسی قاتل، چور، ڈاکو، اغواء کار اور ظالم کو معافی دینے کا اختیار کسی شخص کو حاصل ہے۔ بحث ختم ہوئی تو 2005ء میں سپریم کورٹ نے فیصلہ سنایا کہ یہ معافی اور مصالحت کا قانون انسانی اخلاقیات کی دھجیاں بکھیرنے کے مترادف ہے۔ یہ انسانی اقدار کے خلاف ہے۔ اور انہوں نے اس مصالحتی قانون Due Obedience کو غیر قانونی اور غیر آئینی قرار دے دیا۔ ارجنٹائن کے صدر مینم کی عام معافی ختم کردی۔ بیونس آئرس کے اس زمانے کے پولیس کے سربراہ کو گرفتار کیا گیا اور اسے عمر قید کی سزا سنادی گئی۔ پھر ان سب لوگوں کو عدالت کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا جنہیں عام معافی دی گئی تھی۔

ارجنٹائن کی دیکھا دیکھی چلی، پیرو، یوراگوائے، برازیل، گوئٹے مالا اور ہنڈراس نے بھی اپنے بددیانت اور ظالم حکمرانوں کے لیے ایسے ہی قومی مصالحتی قوانین مرتب کرکے نافذ کردیئے تھے اور ان قوانین کو امریکہ بہادر کی ضمانت بھی حاصل تھی۔ لیکن جب عوام کا جمِ سرفروشاں اُٹھتا ہے تو پھر کوئی اس سیلاب سے نہیں بچتا۔ پیرو کی سپریم کورٹ اس طرح کے مفاہمتی قانون کو ختم کرنے میں سب سے پہلے میدان میں آئی۔ اُس نے ارجنٹائن سے بھی پہلے 2001ء میں اس طرح کے قانون کو ضمیر اور اخلاق کے لیے ایک لعنت قرار دیا۔ سابقہ صدر البرٹو فیوجی موری کی معافی ختم کردی گئی۔ وہ جاپان بھاگ گیا۔ لیکن عوام کے غصے کے ساتھ اُسے کون سا ملک تھا جو پناہ دیتا۔ بھاگ کر چلی آگیا اور پھر وہاں سے پکڑ

> خود مختار اور منصف عدالتیں جب کسی قوم کا اثاثہ بن جائیں تو پھر وہاں یہ بحث نہیں ہوا کرتی کہ کون کس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ عدالتیں صرف ایک بنیاد پر فیصلہ کیا کرتی ہیں کہ انسانی اخلاقیات، انسانی برابری اور انصاف کی روح کیا ہے

کر پیرو لایا گیا اور آج کل وہ مقدمے کا سامنا کر رہا ہے۔ ہٹلر اس نے بھی اسی سال اس مفاہمتی قانون کو ختم کیا اور سپریم کورٹ نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ حکومت اس بات کو ممکن بنائے کہ ظلم، زیادتی اور کرپشن کے ملزم ملک سے بھاگ نہ جائیں۔ چلی اور اُس کے صدر پنوشے کی مثال تو اب تاریخ کا حوالہ بن چکی ہے۔ جس نے آئین میں ترمیم کر کے اپنے آپ کو عدالتوں سے بالاتر بنالیا تھا۔ خود کو خود ہی معافی دے دی تھی۔ جب سپریم کورٹ نے اس معافی کو انصاف، قانون اور اخلاقیات کے منافی قرار دیا تو اُسے کوئی جائے پناہ نہ مل سکی۔ وہ اپنے دوست امریکہ کی جانب ملتجی نظروں سے دیکھتا رہ گیا۔ اُس کے ایک سو کے قریب حواری گرفتار کر لیے گئے۔ اُس کے ساتھی 35 جرنیل آج بھی عدالتوں میں مقدموں کا سامنا کر رہے ہیں۔ اُسے جہاز میں بٹھا کر اُس کے مظلوم عوام کے حوالے کر دیا گیا اور پھر جب وہ مرا تو اُس کے جنازے کے ساتھ نفرت کا عالم دیدنی تھا۔

بیدار قومیں اور آزاد، خود مختار اور منصف عدالتیں جب کسی قوم کا اثاثہ بن جائیں تو پھر وہاں یہ بحث نہیں ہوا کرتی کہ کون کس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ کون کتنا طاقتور ہے، کس کے پیچھے کتنی عوامی طاقت ہے۔ وہ لوگ انصاف کی بالادستی چاہتے ہیں اور عدالتیں صرف ایک بنیاد پر فیصلہ کیا کرتی ہیں کہ انسانی اخلاقیات، انسانی برابری اور انصاف کی روح کیا ہے۔ وہ انجام سے بے خبر ہوتی ہیں۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ جس نظام کی بنیاد میں انصاف اور عدل کی اینٹیں رکھ دی جائیں وہ اوجِ ثریا تک بھی بلند ہو تو گرتی نہیں۔ لیکن جس نظام کی بنیاد طاقتور کو عام معافی اور عام آدمی کو جرم پر سخت سزا جیسے بے انصاف گارے سے بنائی گئی اینٹوں سے رکھی گئی ہو اُسے ایک تیز ہوا کا جھونکا زمین بوس کر دیتا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ ''ایکسپریس'')

☆☆☆

تبصرۂ کتب

''درس اسلام کورس''

تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

درس اسلام کورس 96 صفحات پر مشتمل ایک مختصر سا کتابچہ ہے جو بقامت کہتر و بقیمت بہتر کی مثال ہے۔ اسے ڈاکٹر کرنل محمد ایوب خان نے مرتب کیا ہے اور انجمن اشاعت قرآن نے شائع کیا ہے۔ اس میں دین اسلام کا تعارف مختصر طور پر مگر نہایت جامع انداز میں کرایا گیا ہے۔ دین اسلام کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل یہ کتابچہ بچوں اور بڑوں سب کے لیے یکساں مفید ہے۔ اس میں سولہ اسباق دیئے گئے ہیں۔ چند اسباق کے عنوانات اس طرح ہیں: اسلام کے معنی، اللہ پر ایمان، انسان کا مقام، قانون جزا، اسلام کی پانچ بنیادیں، لین دین کے معاملے، جہاد، خاتم النبیینؐ۔ ہر سبق جامعیت کا شاہکار ہے جس کے آخر میں چند سوالات ہیں۔ پڑھنے والا اگر دھیان سے سبق پڑھ لے گا تو وہ اس کے آخر میں دیئے گئے سوالات کا آسانی کے ساتھ جواب دے سکے گا۔ اس طرح جو شخص سولہ اسباق بغور پڑھ لے گا اور سوالات کے جوابات سمجھ لے گا تو یوں سمجھئے کہ اُسے دین اسلام کی تمام اہم باتوں کا علم ہو جائے گا اور اسلامی احکام کی اہمیت اُس پر واضح ہو جائے گی۔ اس طرح خود اُس کا دل حسن عمل کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔

کتاب کے آخر میں تمام اسباق کے سوالات کے جوابات لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ پڑھنے والا موازنہ کر کے اپنے جوابات کی تصحیح کر سکے۔ جوابات سے قبل صفحہ 88 پر ادارہ اشاعت القرآن قائم کردہ 1979ء کا مختصر سا تعارف کرایا گیا ہے، تاکہ درد دل رکھنے والے افراد اس نیک کام میں تعاون کر سکیں۔

قرآن کا پیغام — خلافت کا قیام

تنظیم اسلامی کی پیش کش

امیر تنظیم اسلامی حافظ **عاکف سعید** صاحب

یا دیگر مرکزی ذمہ داران تنظیم کا

مرکزی خطابِ جمعہ

جو بالعموم تذکیر بالقرآن، حالات حاضرہ پر تبصرے اور آئندہ کے لائحہ عمل پر مشتمل ہوتا ہے

اب آپ ہر ہفتے اپنی جگہ پر سُن سکتے ہیں

جن شہروں میں کوریئر سروس موجود ہے وہاں بذریعہ کوریئر بصورت دیگر ڈاک کے ذریعے اس خطاب کا کیسٹ اگلے ہی دن یعنی ہفتے کے روز آپ کے پتے پر ارسال کر دیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

ممبر بنیں اور استفادہ کریں

سالانہ ممبر شپ فیس۔ 750 روپے

TDK کیسٹ

مرکز تنظیم اسلامی میں نقد، منی آرڈر یا پے ڈرافٹ کے ذریعے رقم جمع کروائیں اور رسید حاصل کریں

نوٹ: یہی خطاب جمعہ بذریعہ Internet ہماری ویب سائٹ www.tanzeem.org سے براہ راست یا Download کر کے بھی سنا جا سکتا ہے۔

تنظیم اسلامی

A/67 علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

مزید معلومات کے لئے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

فون نمبرز 6316638/6366638 فیکس: 6271241

Email:markaz@tanzeem.org

websit:www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا پیغام
نظام خلافت کا قیام

اشاریہ مضامین ہفت روزہ ’ندائے خلافت‘ 2009ء

مرتب: فریداللہ مروت

سال 2009ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 49 شمارے شائع ہوئے۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں۔ ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحہ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

1	طلب صادق	ڈاکٹر نذیر شہید
2	قوموں کی قسمتوں کا اتار چڑھاؤ	سید ابوالاعلیٰ مودودی
3	یہودی انسانیت کے دشمن	ڈاکٹر اسرار احمد
4	امریکی مذہبی بنیاد پرستی کے مظاہر	ڈاکٹر ایم اے سلوٹی
5	دستور و قانون کا ماخذ	پروفیسر سعید اختر
6	اقتصادی امراض کا بہترین علاج	خالد علوی
7	دوسری قوموں کی نقالی	سید ابوالاعلیٰ مودودی
8	تکمیل نبوت و رسالت	ڈاکٹر اسرار احمد
9	جنگ جاری ہے	خالد علوی
10	اپنے ذہن کو تبدیل کیجیے!	سید ابوالاعلیٰ مودودی
11	سیرت محمدیؐ کی جامعیت	سید سلیمان ندویؒ
12	نظریے سے انحراف کا نتیجہ	جسٹس انوار الحق
13	آج ہم کہاں کھڑے ہیں	ڈاکٹر جمیل جالبی
14	زندگی ذوق انقلاب ہے	سید واجد رضوی
15	قدروں کا بحران	محمد نعیم صدیقی
16	مالاکنڈ میں شرعی عدالتی نظام	تنظیم اسلامی
17	مغرب کی بالادستی	سیموئل پی ہنٹنگٹن
18	منصب خلافت اور اسلامی ریاست	سید ابوالاعلیٰ مودودی
19	امن اور تہذیب	حامد کمال الدین
20	تہذیبی غلامی کا شکار گروہ	علامہ یوسف القرضاوی
21	پاکستان کے بقا و استحکام کے لوازم	ڈاکٹر اسرار احمد
22	اسلامی نظام	ڈاکٹر عباسی مدنی
23	ہمارا مستقبل......؟	سید ابوالاعلیٰ مودودی
24	زوال امت: سبب اور علاج	مولانا ابوالکلام آزاد
25	جاگیرداری نظام کا خاتمہ کیسے ہو؟	ڈاکٹر اسرار احمد
26	فطرت کا انتقام	سید قطب شہید
27	شخصی آزادی اور اسلام	علامہ یوسف القرضاوی
28	حلال و حرام کا فلسفہ	ڈاکٹر محمد علی ضناوی
29	اللہ کی سنت	محمد فاروق خان
30	ایمان، ایک مکمل اسلوب حیات	علامہ یوسف القرضاوی
31	دور فتن میں اتباع سنت کا حکم	سید جلال الدین عمری
32	سرچشمۂ ہدایت	مولانا ابوالحسن علی ندوی
33	دن کا روزہ، رات کا قیام	حامد کمال الدین
34	رضائے الٰہی کا راستہ	سید ابوالاعلیٰ مودودی
35	رمضان: نزول قرآن کا سالانہ جشن	ڈاکٹر اسرار احمد
36	روزہ: شریعت محمدیؐ کے اتباع کی مشق	سید ابوالاعلیٰ مودودی
37	قوت برداشت کا امتحان	سید جلال الدین عمری
38	نبی اکرم ﷺ کی حکمت تبلیغ	سید اسعد گیلانی
39	حقیقی جوانمردی: صبر و استقامت	حسن البنا شہید
40	ہمارا اوّلین مطالبہ	سید ابوالاعلیٰ مودودی
41	بدترین اجتماعی نظام	سید قطب شہید
42	ایمان باللہ کا حقیقی مرتبہ	سید ابوالاعلیٰ مودودی
43	تحقیر و عیب چینی پر صبر	سید جلال الدین عمری
44	خزانۂ سعادت لٹنے کے لیے کھل چکا	مولانا ابوالکلام آزاد
45	قدرتی نعمتیں اور انسان کی ناشکری	مولانا ابوالکلام آزاد
46	امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور اخلاص	سید جلال الدین عمری
47	امن و امان اور بنیادی حقوق	سید عمر تلمسانی
48	تیسرا راستہ ممکن نہیں	سید عمر تلمسانی
49	اپنی مشیت کو اللہ ہی جانتا ہے	سید عمر تلمسانی

الھدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ”الھدیٰ“ کے تحت بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ الاعراف کی آیت 45 سے آخر تک ترجمہ و تشریح اور سورۃ الانفال کا تعارف شائع ہوا۔ ”فرمان نبویؐ“ کے تحت مختلف موضوعات و عنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔
یہ اداریے تنظیم اسلامی کے ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کیے۔

1	ذرا سوچئے! (پاکستان کے بچاؤ کا واحد راستہ، اللہ کے حضور سچی توبہ)
2	اَنِیْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ —— لوٹو اپنے رب کی طرف
3	خاموش تماشائی (اسرائیل کی بدمعاشی اور مسلمان ملکوں کی خاموشی)
4	صدر اوباما امریکہ کو قابل قبول بنائیں
5	دوست یا دشمن؟ (پاکستان سے متعلق امریکی پالیسی)
6	مجھے میرے دانشوروں سے بچاؤ! (ہمارے دانشوروں کی ذہنی غلامی)
7	اس آگ کو گل گلزار میں بدل دو (قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشن ختم کرو)
8	ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد (مالاکنڈ میں شرعی نظام عدل کا قیام)
9	زرداری کا جمہوریت پر خودکش حملہ (شریف برادران کی نااہلی کی امریکہ سے اجازت)
10	آئینہ (زرداری کی سیاسی قلابازیاں)

11 اسلامی انقلاب یا جمہوریت؟
12 اگر یہ صبح بھی صبح بے نور ثابت ہوئی تو......؟ (یوم پاکستان 23 مارچ)
13 23 مارچ یوم پاکستان یا یوم جمہوریہ
14 عوام کے نام (ملک میں نظام عدل اجتماعی کی ضرورت)
15 پہلے تولو پھر بولو (سوات میں نوجوان لڑکی کو کوڑے مارنے کا ڈرامہ)
16 آزمائش شرط ہے (تعلیمی ادارے اور بے روزگاری)
17 پاکستان کی عوامی قوتوں کی خدمت میں چند گزارشات
18 خودکشی یا شہادت (امریکہ ہمیں خودکشی کی طرف دھکیل رہا ہے)
19 اب یا کبھی نہیں! (نفاذ شریعت ریگولیشن)
20 امیر تنظیم اسلامی کا وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کے نام خط
21 پندرہ ہزار ڈالر (امریکہ میں پاکستانی وزراء کی بھارتی رقاصاؤں کو رقم)
22 پاکستان کا سبز ہلالی پرچم (پرچم میں دو رنگ)
23 بلاعنوان (ہمارے حکمرانوں کی شان و شوکت)
24 اوباما کی تقریر اور بولتے حقائق (اوباما کا امت مسلمہ سے خطاب)
25 قیامت خیز ہفتہ (ملک میں خودکش دھماکے)
26 فتح صرف فتح (اقتدار کے لیے حکمرانوں کے مختلف حربے)
27 اٹل حقیقت (ہمیں اپنی غلطیوں کا اعادہ نہیں کرنا چاہیے)
28 خبریں (پاکستان کے اندرونی حالات)
29 صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک (امت مسلمہ اور میڈیا کا کردار)
30 وگرنہ...... (امت مسلمہ اور کٹھ پتلی حکمران)
31 غریب کی جورو (پاکستان میں وزارت خزانہ کا منصب)
32 تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟
33 رمضان، قرآن اور پاکستان
34 کرنے کا اصل کام (اللہ تعالیٰ کے سامنے سرنڈر کرنا)
35 طالبان اور چینی (مال سے بے پروا طالبان اور ہاتھوں میں کشکول لیے ہمارے حکمران)
36 ہے کوئی......؟ (اسلام آباد میں امریکیوں کے 200 گھر)
37 عید آزاداں شکوہ ملک و دیں عید محکوماں ہجوم مومنیں
38 ہرچند دانا کند...... (حکمرانوں کے غلط فیصلے)
39 کیری لوگر بل اور تاریخ کا سبق
40 حضور ﷺ کا جو غدار ہے، موت کا حقدار ہے
41 اندھے کی اقتدا (امریکہ کی عالمی دہشت گردی اور ہمارے حکمران)
42 توپوں کا رُخ دشمن کی طرف موڑیں!
43 رفقاء تنظیم کے نام (سالانہ اجتماع کے حوالے سے)
44 ہم سب زرداری ہیں؟ (ہر شخص اپنے گریبان میں جھانکے)
45 اندھیر نگری چوپٹ راج (سالانہ اجتماع کی تنسیخ)
46 نفرت کیوں؟ (پاکستانیوں کی امریکہ سے نفرت کا سبب)
47 امریکہ کی نئی افغان پالیسی
48 کیا فتووں سے دہشت گردی ختم ہو جائے گی؟
49 شیطان بزرگ (امریکہ) ہمارا اصل دشمن

گوشۂ اقبال

گوشۂ اقبال کے عنوان کے تحت بالِ جبریل حصہ دوم "مسولینی" تا "چیونٹی اور عقاب" کی تشریح شائع کی گئی اور علامہ کی کتاب "ضربِ کلیم" کے ضمن میں تعارف "ضربِ کلیم" اور نظم "ناظرین سے" تا "ایک فلسفہ زدہ سید زادے کے نام" کی تشریح شائع ہوئی۔ اس کے بعد یہ سلسلہ سید قاسم محمود کی خرابیٔ صحت کی وجہ سے منقطع ہوا۔

منبر و محراب

منبر و محراب ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ اس عنوان کے تحت امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کے خطاب جمعہ کی تلخیص دی جاتی ہے۔ اگر امیر تنظیم اپنی مصروفیت کے سبب خطاب نہ کر سکیں تو بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے خطاب کی تلخیص شائع کی جاتی ہے۔ 2009ء کے دوران شائع ہونے والے ان خطابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	اسلام میں حسن اخلاق کی اہمیت	حافظ عاکف سعید
2	تکبر اور تواضع	حافظ عاکف سعید
3	بھارت کے جارحانہ عزائم اور ہمارا طرز عمل	حافظ عاکف سعید
4	توبہ کی فضیلت اور رحمت الٰہی کی وسعت	ڈاکٹر اسرار احمد
5	سچی توبہ	حافظ عاکف سعید
6	توبہ اور اس کے تقاضے	حافظ عاکف سعید
7	توبہ کی فضیلت و اہمیت اور شرائط	حافظ عاکف سعید
8	توبہ کی فضیلت	حافظ عاکف سعید
9	وکلاء تحریک: امید کی کرن (I)	ڈاکٹر اسرار احمد
10	وکلاء تحریک: امید کی کرن (II)	ڈاکٹر اسرار احمد
11	وکلاء تحریک: امید کی کرن (III)	ڈاکٹر اسرار احمد
12	حرص و ہوس اور توکل و قناعت	حافظ عاکف سعید
13	سوات میں نفاذ شریعت	حافظ عاکف سعید
14	بحران کا خاتمہ اور اظہار تشکر	حافظ عاکف سعید
15	نفاذ اسلام کے لیے پرامن احتجاجی تحریک	حافظ عاکف سعید
16	ڈرون حملے اور ملکی سلامتی کو لاحق خطرہ	حافظ عاکف سعید
17	اسلامی سزاؤں کے خلاف ہرزہ سرائی	حافظ عاکف سعید
18	نفاذ شریعت آپشنل نہیں!	حافظ عاکف سعید
19	شریعت سے انحراف کے نتائج (I)	حافظ عاکف سعید
20	شریعت سے انحراف کے نتائج (II)	حافظ عاکف سعید
21	ملک کی سلامتی کو لاحق خطرات	حافظ عاکف سعید
22	xxx 23 xxx 24 xxx	
25	کیا یہ لوگ جاہلیت کا قانون چاہتے ہیں؟	حافظ عاکف سعید
26	یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت	حافظ عاکف سعید
27	جہاد فی سبیل اللہ کا مفہوم	حافظ عاکف سعید
28	شیطانی گروہ کا کردار اور اس کا انجام	حافظ عاکف سعید
29	حزب اللہ کی فیصلہ کن فتح	حافظ عاکف سعید
30	اللہ کی غلامی اختیار کیجیے	حافظ عاکف سعید
31	یہودی علماء و مشائخ کی مجرمانہ غفلت	حافظ عاکف سعید
32	نفاذ شریعت کے ثمرات	حافظ عاکف سعید
33	عزت و کامرانی کا راستہ: تکمیل و نفاذ شریعت	حافظ عاکف سعید
34	اُخروی نجات کے لیے ایمان اور عمل صالح کی شرائط	حافظ عاکف سعید
35	یہود پر آنے والے دو بڑے عذابات	حافظ عاکف سعید
36	xxx	
37	کائنات کے اصل اور عظیم تر حقائق اور قرآن مجید کا پیغام	حافظ عاکف سعید
38	ملائکہ کی اہمیت اور مستقبل	ڈاکٹر اسرار احمد
39	روزے کا حاصل: تقویٰ (I)	حافظ عاکف سعید
40	روزے کا حاصل: تقویٰ (II)	حافظ عاکف سعید
41	اہل ایمان کے نام: قرآن حکیم کا پیغام	حافظ عاکف سعید
42	شہادت علی الناس، امت مسلمہ کا فرض منصبی	حافظ عاکف سعید

43 خوف و دہشت کا عذاب — کیوں؟ — حافظ عاکف سعید
44 اصل دہشت گرد اور حقیقی دہشت گردی؟ — حافظ عاکف سعید
45 فتنۂ جاہلیت کا ایک مظہر: مادہ پرستی — حافظ عاکف سعید
46 حیاتِ دنیوی کی حقیقت — حافظ عاکف سعید
47 عید الاضحیٰ اور روحِ قربانی — حافظ عاکف سعید
48 پاکستان کے موجودہ داخلی اور خارجی حالات — ڈاکٹر اسرار احمد
49 پاکستان: داخلی اضطراب اور خارجی خطرات — حافظ عاکف سعید

کتابیات

اس عنوان کے تحت معروف کالم نویس عابد اللہ جان کی معرکۃ آلارا کتاب
"Afghanistan: The Genesis of the Final Cursade"
کا قسط وار ترجمہ قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے۔ امسال اس عنوان کے تحت 22 اقساط شائع ہوئیں، جو درج ذیل ہیں۔

28 آخری صلیبی جنگ کا آغاز
29 افغانستان پر حملے کا منصوبہ
30 امریکی دعوے اور حقائق
31 طالبان حکومت کے خاتمے کی منصوبہ بندی
32 اسامہ تو بہانہ تھا، مقاصد کچھ اور تھے
33 افغانستان پر امریکی یلغار
34 کیتھولکس اور ایونجلسٹس کا اتحاد
35 صلیبیوں کی طویل المیعاد منصوبہ بندی
36 عیسائیت کے غلبے کی جنگ
37 صلیبیوں کی جدوجہد افغانستان اور عراق پر حملے تک محدود نہیں
38 ایونجلیکلز اسلام کے خلاف نفرت پھیلا رہے ہیں
39 خلافت کے خلاف جنگ
40 اسلام کے خلاف صلیبی تعصب
41 مسئلہ دہشت گردی نہیں، خلافت ہے
42 حقیقی چیلنج!
43 اسلام کے خلاف مغربی طاقتوں کی چالاکی
44 اسلام اور قومی ریاست
45 امتِ مسلمہ کے اندرونی اختلافات
46 طالبان کے اقتدار سے عالمِ کفر کو لاحق خطرہ
47 جہاد سے کروسیڈ تک کا سفر
48 روس کے خلاف جہاد، امریکہ کے خلاف دہشت گردی؟
49 افغانستان پر روسی قبضہ، امریکہ اور اقوامِ متحدہ

کالم آف دی ویک

ممتاز روزناموں سے اخذ کردہ منتخب معیاری کالموں کی فہرست جو ہر ہفتے شائع ہوتے رہے۔

1 یہ ہے دہشت گردی! — عرفان صدیقی
2 اصل سکندرِ اعظم — جاوید چودھری
3 خود کو بدلئے — ملک محمد اعظم
4 ہمارا اصل دشمن؟ — جاوید چودھری
5 حکومت کی رٹ — اوریا مقبول جان
6 ”مرتا ہوں خامشی پر یہ آرزو ہے میری“ — لیفٹیننٹ (ر) عبد القیوم
7 جسٹس افتخار کے ”جرائم“ — انصار عباسی
8 اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے — عامرہ احسان
9 میاں صاحب زیادتی کر رہے ہیں — جاوید چودھری
10 شامتِ اعمالِ ما...... صورتِ نادر گرفت — اوریا مقبول جان
11 اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے — اداریہ روزنامہ ”جناح“
12 لیس وی کین — جاوید چودھری
13 تہذیبیں کیسے معدوم ہوتی ہیں؟ — مستنصر حسین تارڑ
14 محبت کی کڑواہٹ کا مزہ — اوریا مقبول جان
15 جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے — اوریا مقبول جان
16 ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں میں — عرفان صدیقی
17 نفاذِ شریعت، سوات، پاکستان — انجینئر محمد سلیم اللہ خان
18 چلو یوں ہی سہی! — اوریا مقبول جان
19 طالبان کا خوف اور ہماری ذمہ داریاں — جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ
20 المیہ — ڈاکٹر شاہد مسعود
21 آپریشن جاری ہے — ڈاکٹر شاہد مسعود
22 xxx 23 xxx
24 ڈھائی ہزار برس جینے کا سامان — عامرہ احسان
25 پاکستان کو عراق بنانے کی سازش — انصار عباسی
26 دہشت گردی کے خلاف جنگ، جیت کس کی ہوگی؟ — سلیم صافی
27 حق و باطل کا آخری معرکہ — اوریا مقبول جان
28 فاٹا اور بلوچستان سے اُٹھتا ہوا دھواں — معین باری
29 مردِ شیر یحییٰ کی شہادت — اشتیاق بیگ
کیا ریاستیں اتنی ناتواں ہوتی ہیں؟ — عرفان صدیقی
30 قومی المیہ...... منفرد رائے — میجر جنرل (ر) شفیق احمد اعوان
31 گھر کا بھیدی — ڈاکٹر شاہد مسعود
32 ویت نام سے بھی بدتر شکست کا سامنا — جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ
33 اسلام آباد میں امریکی سفارت خانہ یا فوجی چھاؤنی؟ — ہفت روزہ ”ندائے ملت“ کا اداریہ
34 برطانیہ میں شرعی عدالتیں — عبد اللہ
35 طرزِ مسلمانی — جاوید چودھری
36 جناب ارشاد احمد حقانی، راجہ فتح خان اور تاریخ سے فریب — شکیل عثمانی
37 یومِ دفاع اور قرآن — مولانا اسلم شیخوپوری
38 xxx
39 اب چاہیے پارلیمنٹ کا اتفاقِ رائے — عرفان صدیقی
40 مصر اسرائیل تعلقات...... کیا کھویا، کیا پایا؟ — ڈاکٹر الشیخ محمد الیاس، مدینہ منورہ
41 خلافت کا خاتمہ کیسے ہوا؟ — برطانوی انٹیلی جنس ایجنٹ کے انکشافات
42 اصل محاذ پر لوٹیے! — عامرہ احسان
43 حالت جنگ نہیں، حالت عذاب — اوریا مقبول جان
44 صلیبی جنگوں سے دہشت گردی تک — ملک الطاف حسین
45 اب کہانی نہیں بچتی! — اوریا مقبول جان
46 درندگی — عرفان صدیقی
47 بے غیرتی — ڈاکٹر عبد القدیر خان
48 بس ایک فیصلہ — اوریا مقبول جان
49 عدل کی اینٹیں اور ناانصافی کا گارا — اوریا مقبول جان

حالاتِ حاضرہ

1 پاکستان: احیائے خلافت کا نقطۂ آغاز؟ — محمد نذیر بٹیین
3 وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کے نام خط — ایوب بیگ مرزا

صفحہ	عنوان	مصنف
	موجودہ ملکی صورتحال اور کرنے کا اصل کام	محمد سمیع
	ڈاکٹر مہاتیر محمد کا باراک اوباما کے نام کھلا خط	اخذ و ترجمہ: وسیم احمد
4	کوڑل فقیر اور ہمارے حکمران	تورا کینہ قاضی
	دو ظالم بادشاہوں کو پڑنے والے جوتوں میں فرق	امجد رسول امجد
6	امریکہ اور اسرائیل	ڈاکٹر علی اکبر ختنی
7	ہم نے آزادی سے فائدہ نہ اٹھایا تو......	محمد رشید عمر
10	کیا ہم کبھی اپنی تاریخ سے سبق بھی حاصل کریں گے؟	محمد سمیع
	فحاشی و عریانی اور اختلاط مرد و زن	غلام حیدر مگھرانہ
11	اب باری امریکہ کی ہے	محمد سمیع
12	موجودہ مخلوط معاشرت اور دینی جماعتیں	پروفیسر عبداللہ شاہین
	جس کا کھاؤ اسی کا گاؤ	محمد سمیع
14	عدلیہ کی آزادی کی تحریک	محمد سمیع
	خانساماں اور پاکستان	بی بی سی اردو ڈاٹ کام سے انتخاب
15	امریکی پالیسی، نئی بوتل پرانی شراب	ڈاکٹر اسرار احمد
	آج کے ابو جاہل	انصار عباسی
	ڈرون حملے یا ڈراؤنے حملے؟	محمد نذیر لیلین
16	جی ٹونٹی اجلاس: کس کا فائدہ اور کس کا نقصان؟	ڈاکٹر اسرار احمد
	واقعہ سوات اور ہمارا ردِ عمل	انجینئر فیضان احسن
	وظائف نہیں عمل	تورا کینہ قاضی
17	اسلام، مسلمان اور موجودہ عالمی صورت حال	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
	شرعی عدالتوں کا پس منظر اور اہمیت	پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود ترمذی
	الٰہی خیر میرے آشیاں کی	محمد سمیع
18	نظام عدل، آئین پاکستان اور مخالفانہ ردعمل	ڈاکٹر اسرار احمد
	پرانی فوج، نیا محاذ	وقاص قائم
	پاکستان معجزے کا منتظر ہے، لیکن	محبوب الحق عاجز
19	وائٹ ہاؤس کے مکینوں کے نام	محمد فہیم
	یار کیجیے، پسپائی کی کوئی حد نہیں ہوتی!	محبوب الحق عاجز
	تشویش بڑھتی جارہی ہے	خواجہ مظہر نواز صدیقی
	خدارا! دینی احکامات کی دھجیاں نہ اڑائیں	عارفہ خان
20	ایک اور لال مسجد!	عامرہ احسان
	سوات میں جاری فوجی آپریشن	ڈاکٹر اسرار احمد
21	ہنگاموں اور فسادات کا اصل سبب	محمد سمیع
	مصیبت، ہجرت اور خدمت	ڈاکٹر آصف محمود جاہ
22	مولانا صوفی محمد کے نام خط	ڈاکٹر اسرار احمد
	پاکستانی طالبان کے لیے لائحہ عمل	محمد نذیر لیلین
23	آزادی یا غلامی؟	محبوب الحق عاجز
	سلیم صافی کے نام خط	خالد محمود عباسی
24	پاکستان کی دینی قوتوں کے نام ایک اہم پیغام	محمد نذیر لیلین
	نائیجیریا میں نفاذ شریعت کی تحریک	ڈاکٹر حافظ خالد محمود ترمذی
25	پاکستان میں توانائی کا بحران	کیپٹن سید خالد سجاد
	ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی المناک شہادت	محبوب الحق عاجز
	ضرورت ہے کچھ خاص لوگوں کی!	صباحت موسیٰ
26	قوم کب جاگے گی؟	خواجہ مظہر نواز صدیقی
	ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کی یاد میں تعزیتی ریفرنس	وسیم احمد
	باراک اوباما اور حملہ آور مکھی	محمد سمیع
	دہشت گردی کے خلاف جنگ، جیت کس کی ہوگی؟	سلیم صافی
27	چیف جسٹس صاحب دھرتی آپ کو پکار رہی ہے	محبوب الحق عاجز
	طالبان کون ہیں؟	سید افتخار احمد
	میاں طفیل محمد رحلت فرما گئے	ابو اکرام
28	IDP's داخلی طور پر دربدر کردہ لوگ......؟	ڈاکٹر جاوید اقبال چودھری
	فاٹا اور بلوچستان سے اٹھتا ہوا طوفان	معین باری
29	آزاد میڈیا کے نام	ایوب بیگ مرزا
30	سنکیانگ کا مسئلہ	محبوب الحق عاجز
	عبدالمالک ریگی کی شہادت	
	پاک بھارت مذاکرات کے حوالے سے جماعت اسلامی کی قرارداد	
31	سویاز اور سوجوتے	ڈاکٹر جاوید اقبال چودھری
	یغور مسلمانوں کی بے چینی کے اسباب	محبوب الحق عاجز
34	سانحہ گوجرہ: حقائق کیا ہیں؟	نعیم اختر عدنان
	برطانیہ میں شرعی عدالتیں	عبداللہ
35	ارشاد احمد حقانی کی احقاقِ حق سے روگردانی	ڈاکٹر اسرار احمد
36	کیا امریکہ 'اسلامستان' کی بنیاد رکھ چکا ہے؟	مظہر اے چغتائی
	پاکستان کے مستقبل کے بارے میں فکرمند حضرات	ڈاکٹر اسرار احمد
37	احتساب، صرف نعرہ نہ بن جائے	خواجہ مظہر نواز صدیقی
38	پاکستان کے خلاف ممکنہ امریکی جنگی حکمت عملی	لطیف حسن گورگان
39	پاکستان کے خلاف جاری نفسیاتی جنگ (I)	لطیف حسن گورگان
40	پاکستان کے خلاف جاری نفسیاتی جنگ (II)	لطیف حسن گورگان
41	پاکستان کے خلاف جاری نفسیاتی جنگ (III)	لطیف حسن گورگان
	الطاف حسین کی قادیانیت نوازی	عبداللطیف خالد چیمہ
42	ڈیموکریٹک پاکستان یا اسلامی جمہوری پاکستان؟	نعیم اختر عدنان
43	مسلم ممالک کے ایٹمی پروگراموں کا خاتمہ	محمد سمیع
	عالم اسلام کے خلاف فری میسن کا گھناؤنا کردار	انجینئر مختار فاروقی
45	سالانہ اجتماع کی تنسیخ......لمحہ بہ لمحہ کہانی	ایوب بیگ مرزا
	اجتماع کی منسوخی: رفقاء کے نام امیر تنظیم کا پیغام	حافظ عاکف سعید
46	بدبودار باتیں	تورا کینہ قاضی
	قوم کی ملکیت پر ڈاکہ	ظفر عمر خان فانی
47	کیا اب کراچی پر بھی ڈرون حملے ہوں گے؟	محمد سمیع
	خدارا، اب بس کرو!	حافظ زوہیب طیب
	اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو	محمد شفیق
48	سحر کا روشن افق یہیں ہے	محمد سلیم قریشی
49	پاکستان خودکشی کے راستے پر	ظفر عمر فانی

تذکرہ سیرت

سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے اس سال درج ذیل مضامین شائع کیے گئے

صفحہ	عنوان	مصنف
8	محمد رسول اللہ ﷺ کی جامع کمالات ہستی	فرید اللہ مروت
9	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ غیروں کی نظر میں	فرید اللہ مروت
	حضور اکرم ﷺ کا انقلاب اور معاشرتی مساوات	سید اسعد گیلانی
	نبی ﷺ بحیثیت قاضی و منصف	حافظ مشتاق ربانی
10	عظمتِ مصطفیٰ ؐ غیر مسلموں کا اعتراف	ڈاکٹر اسرار احمد
11	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	نعیم اختر عدنان
19	نبی کریم ﷺ کی سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص سے محبت کی حکمت	بنت عبدالحمید صدیقی
36	صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسول بس!	حافظ محمد مشتاق ربانی
	غزوہ بدر ـــ یوم الفرقان	شفیق الرحمٰن صدیقی

48	بدر کے قیدی اور حضرت عمرؓ کی رائے	حافظ محمد مشتاق ربانی

متفرق مضامین

حالات حاضرہ اور مختلف دینی، علمی، اصلاحی، تاریخی اور دیگر متفرق موضوعات پر شائع شدہ مضامین کی فہرست

1	بتانِ رنگ وخوں کوتوڑ کر ملت میں گم ہوجا	فریداللہ مروت
	اسلامی بینکاری عملی پہلو	عطاءالرحمٰن عارف
	بیٹے کا مقدمہ باپ کی عدالت میں	عتیق الرحمٰن صدیقی
	تدوین حدیث	عبدالرشید عراقی
	اگر میں وعدہ وفا نہ کرتا......	بنت فرمان الٰہی
2	ہماری نجات کا واحد ذریعہ: اجتماعی توبہ	ڈاکٹر اسرار احمد
	توبہ گناہوں پر ندامت	فریداللہ مروت
	سچی توبہ کی شرائط	حافظ مشتاق ربانی
	داعیٔ دین کے لیے تبحر کی ضرورت واہمیت	شفیق بیگ چغتائی
	شہر میں ایک چراغ تھا نہ رہا (سردار اعوان کی وفات پر)	ابوریان چیمہ
3	اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ کا ایک حل	ڈاکٹر اسرار احمد
	بیان پریس کانفرنس امیر تنظیم اسلامی	حافظ عاکف سعید
4	آخرت پر ایمان	چودھری رحمت اللہ بٹر
	قرآنی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں	محمد سمیع
5	انسانی حقوق اور مغرب	سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو
	”بیان القرآن“ پر تبصرہ	مولانا الطاف الرحمٰن بنوی
	مسلم امہ کا خاندانی نظام شکست وریخت کا شکار کیوں؟	محمد یعقوب عمر
6	قرآن کریم کا چیلنج	محمد سمیع
	ملی یک جہتی ......وقت کی اہم ضرورت	انجینئر طارق خورشید
	آہ! مقبوضہ حیدرآباد (دکن)	انجینئر مختار فاروقی
7	صدر امریکہ باراک اوباما ہی کیوں......؟	ابوالوفاء محمد طارق عادل خان
	ایک کامل مشابہت	حافظ محمد مشتاق ربانی
8	ذات پات کا اسلامی تصور	طارق نعیم
	کچھ دیر رُک کر سوچیے!	عبدالرزاق
	فساد میں آپ کا حصہ	خواجہ محمد اسلم
10	رائج نظام کے ساتھ وفاداری کی شرائط	حافظ محمد مشتاق ربانی
	جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی	انجینئر طارق خورشید
11	اسرائیل کیسے قائم ہوا؟	انجینئر نوید احمد
	یہ وقت توبہ، اصلاح اور جڑنے کا ہے!	حفیظ اللہ بٹ
	ہم سچے امتی کیونکر بن سکتے ہیں؟	محمد نذیر یٰسین
12	نہ قفس نہ آشیانہ	شکیل عادل
	قصہ ایک سفر کا	وقاص قائم
13	والدین کے حق میں اولاد کی ذمہ داریاں	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
	اباجان کی یاد میں	بنت سردار اعوان
	اسلامی نظام کے لیے مربوط کوششوں کی ناگزیریت	محمد سمیع
	عبادت صرف نماز روزے کا نام نہیں	ایم ایس اختر
	کیا بڑے عذاب سے پہلے ہم سدھرنا نہیں چاہتے	محمد یعقوب عمر
	غرور وتکبر نہیں کرنا چاہیے	فریداللہ مروت
14	دشمنی صرف یہودی سے کیوں؟	انجینئر نوید احمد
	آفاتِ لسان (I)	عبدالرزاق کوڈواوی
	علامہ اقبال اور تلاوت قرآن	حافظ محمد مشتاق ربانی
15	آفاتِ لسان (II)	عبدالرزاق کوڈواوی
16	آفاتِ لسان سے بچنے کا طریقہ (III)	عبدالرزاق کوڈواوی
	مرتد کی اسلامی سزا اور قادیانیت کا فتنہ	ڈاکٹر اسرار احمد
	آخر یہ تماشا کب تک ہوگا؟	فہداللہ مراد
	موجودہ اسلامی بینک اور سود	عبدالودود خان
17	اجیر اور مستاجر کا باہمی تعلق	حافظ مشتاق ربانی
19	مذموم جسارت	سید محمد افتخار احمد
21	حرام کمائی کی نحوست	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
	کراچی خودی میں آشیانہ	عتیق الرحمٰن صدیقی
24	علم نجوم اور غیب کی خبریں	حافظ مشتاق ربانی
25	امریکہ اور یورپ میں اسلام کی اشاعت	پروفیسر حافظ خالد محمود ترمذی
	زبان کا محتاط استعمال	محمد یعقوب عمر
	دنیا کی بہترین چیز	قاری کبیر علی
26	اندلس کے مجاہد اعظم کی پکار	محبوب الحق عاجز
27	مسلمان اور پاکستان	عتیق الرحمٰن صدیقی
28	میڈیا......اسلام کے خلاف مغرب کا موثر ہتھیار	پروفیسر عبدالعظیم جانباز
	برے کاموں کی تزئین وآرائش!	حافظ مشتاق ربانی
29	قرآنی الفاظ ’لا اکراہ فی الدین‘ کی حقیقت	نذیر یٰسین
	دستور پاکستان، قادیانیت اور جناب نذیر ناجی	شکیل عثمانی
31	ایک عظیم خوشخبری (I)	سیدہ حمیرہ مودودی
32	ایک عظیم خوشخبری (II)	سیدہ حمیرہ مودودی
	ریاست کے مقاصد اور مملکت خداداد	محمد احمد بلال
	خدا خیر کرے......ایک سیاسی پیچ کا احوال	مرزا ایوب بیگ
33	روزہ اور ترک گناہ	مولانا اشرف علی تھانویؒ
	ایک عظیم خوشخبری (III)	سیدہ حمیرہ مودودی
34	روزہ کی فرضیت، فلسفہ اور فضائل	مولانا رفعت قاسمی
	ہماری آزادی	محمد احمد بلال
35	ماہ رمضان: تقویٰ کی تیس روزہ تربیت	فریداللہ مروت
36	تقویٰ کے مظاہر	شفیق بیگ چغتائی
	قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھیے	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
	مایوسی ایک گناہ——توبہ ایک امید	فوزیہ متین
37	امیر تنظیم کا پیغام عید الفطر	حافظ عاکف سعید
	عید الفطر امت مسلمہ کے لیے شکرانے کا دن	فریداللہ مروت
	لیلۃ مبارکۃ اور شب براءت	حافظ مشتاق ربانی
38	الملحمۃ العظمیٰ اور فتنۂ دجال اکبر	محمد نذیر یٰسین
	نوافل پر مورچہ لگا کر فرائض پر گولہ باری	محمد رشید عمر
	قرآن مجید کا راستہ	بیگم آرزو عالمگیر
39	طالب	نورا کینہ قاضی
	عید آئی اور گزر گئی لیکن......	ملک خدا بخش
40	نماز جنازہ میں شرکت کی اہمیت اور فضیلت	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
	مومن کا مقام: سربلندی وسرفرازی	ملک عتیق الرحمٰن
41	میڈیا زدہ مسلمان اور یہودی عزائم	مولانا عاصم عمر
42	نزول قرآن کیوں؟	خادم انصاری
	قرآن مجید: منبع ایمان ویقین	حافظ محمد مشتاق ربانی
	خلافت کا خاتمہ کیسے ہوا؟	برطانوی انٹیلی جنس کے انکشافات
	اصل محاذ پر لوٹیے	عامرہ احسان

آہ! پروفیسر عبدالجبار شاکر — عبدالرشید عراقی
43 قرضِ حسن کا مفہوم، ترغیب اور اس کا اجر و ثواب — حافظ محمد مشتاق ربانی
44 آخری ہچکی! — کیپٹن (ر) سید خالد سجاد
اے اللہ! ریاض الاسلام فاروقی کو شہادت کا منصب عطا فرما! — محمد سمیع
45 یہ قدم قدم بلائیں...... — ڈاکٹر نذیر شہید
عیدالاضحی اسوۂ ابراہیمی کی یاد دہانی — فرید اللہ مروت
بڑوں کا ادب و احترام — مرتضیٰ احمد اعوان
46 عربی زبان سے عدم واقفیت — پروفیسر عبداللہ شاہین
احرام کی حالت میں چند ممنوع کام — حافظ محمد مشتاق ربانی
47 میں نے جوتا کیوں پھینکا؟ — منتظر زیدی (عراقی صحافی)
یہ ایک سجدہ — ابو کلیم نبی محسن
قرآن بلا تجوید — قاری بزرگ شاہ الازہری

تنظیم و تحریک

اس عنوان کے تحت تنظیم اسلامی کے رفقاء کے تنظیم میں شمولیت کے حوالے سے تاثرات و احساسات شائع کیے گئے۔

4 میں تنظیم اسلامی میں کن مراحل کو طے کر کے شامل ہوا؟ — حضرت گل استاد
6 میں تنظیم میں کیسے شامل ہوا؟ — فیصل وحید
8 میں تنظیم میں کیسے شامل ہوا؟ — نوید مزمل
11 میں تنظیم اسلامی میں کیسے شامل ہوا؟ — علی اصغر عباسی
12 میں تنظیم کا رفیق کیسے بنا؟ — مقصود احمد بٹ
13 میں تنظیم کا رفیق کیسے بنا؟ — فاروق ثاقب
14 میں تنظیم کا رفیق کیسے بنا؟ — عرفان اللہ
20 میں تنظیم میں کیسے شامل ہوا؟ — محمد سعید
22 میں تنظیم میں کیسے شامل ہوا؟ — شفیع محمد
23 میں تنظیم میں کیسے شامل ہوئی؟ — زوجہ عامر صدیقی
28 میں تنظیم میں کیسے شامل ہوا؟ — محمد سجاد

رودادیں

روداد کے زیر عنوان درج ذیل پروگراموں کی رودادیں شائع کی گئیں۔

2 ”بھارت کے جارحانہ عزائم اور سلامتی کونسل کا کردار“ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام سیمینار کی روداد — وسیم احمد
5 تنظیم اسلامی لاہور کے زیر اہتمام ”ہفتۂ توبہ کی منادی“ کے پروگرام کی روداد — وسیم احمد
16 گوجر خان میں ”استحکامِ پاکستان اور اسلام“ کی مختصر روداد — مشتاق حسین
18 جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں ”ملی مجلس شرعی“ کے اجلاس کی روداد — ایوب بیگ مرزا
21 حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام ”سوات میں فوجی آپریشن“ کے خلاف مظاہرہ — عابد حسین
”سوات میں آپریشن“ کے خلاف حلقہ لاہور کی ریلی — وسیم احمد
22 حلقہ سرحد جنوبی کے رفقاء کی گرفتاری اور جیل میں گزرے دنوں کی روداد — خورشید انجم
23 ”پاکستان میں نفاذِ شریعت“ کے حوالے سے کراچی میں منعقدہ پروگرام کی روداد — اویس پاشا قرنی

انٹرویوز

4 غزہ پر اسرائیلی حملے کے حوالے سے بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد سے خصوصی انٹرویو — روزنامہ ”نوائے وقت“
15 نو منتخب امیر جماعت اسلامی جناب منور حسن سے امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کی ملاقات — ایوب بیگ مرزا
22 مالاکنڈ میں نظام عدل کے حوالے سے امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید سے انٹرویو — ہفت روزہ ”ندائے ملت“
تحریک طالبان افغانستان کے سیاسی کمیشن کے سربراہ ملا آغا جان معتصم سے انٹرویو — احمد مختار
23 تحریک طالبان افغانستان کے سیاسی کمیشن کے سربراہ ملا آغا جان معتصم سے انٹرویو — احمد مختار
33 ”نظامِ عدل کے قیام کے لیے خواتین کا کردار“ ناظمہ علیا تنظیم اسلامی بیگم ڈاکٹر اسرار احمد سے انٹرویو — ماہنامہ ”روابط“ اسلام آباد
40 محترم اعجاز لطیف کے ساتھ ایک گفتگو — محمد سمیع
43 امیر تنظیم اسلامی حلقہ کراچی جنوبی انجینئر حافظ نوید احمد سے انٹرویو (I) — محمد سمیع
44 امیر تنظیم اسلامی حلقہ کراچی جنوبی انجینئر حافظ نوید احمد سے انٹرویو (II) — محمد سمیع
48 قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی کے ناظم تعلیمات جناب شجاع الدین شیخ سے انٹرویو (I) — محمد سمیع
49 قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی کے ناظم تعلیمات جناب شجاع الدین شیخ سے انٹرویو (II) — محمد سمیع

تبصرۂ کتب

	نام کتاب	مصنف	تبصرہ نگار
12	یادوں کی تسبیح	قاضی عبدالقادر	محمد خلیق
13	مفت کتابیں جن پر تبصرہ کیا گیا 1. بوئے تنظیم 2. صراط العزیز الحمید 3. اللہ ہی رب ہے 4. کھیتی پک گئی عنقریب کاٹی جائے گی 5. کتاب و حکمت کی باتیں Allah the Cherisher .6	عزیز الرحمٰن بادشاہ کاکا خیل مرحوم	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
23	(بے نظیر بھٹو کی کتاب) مفاہمت: ایک مطالعہ	سلیم منصور خالد	محمد خلیق
33	”حکمتِ بالغہ“ کا احیائے علوم نمبر		سید قاسم محمود
35	قرآنی اردو	لیفٹیننٹ کرنل عاشق حسین	سید قاسم محمود
	صیام اور بندگی کے معانی	حامد کمال الدین	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

پنجاب اور آزاد کشمیر

1 تنظیم اسلامی صادق آباد کا تربیتی و تنظیمی پروگرام — سجاد سرور
3 فلسطین پر اسرائیل کی تازہ جارحیت کے خلاف حلقہ لاہور کا مظاہرہ — محمد یونس
حلقہ لاہور میں نئے شامل ہونے والے رفقاء سے تعارفی نشست — محمد یونس
4 لاہور شرقی کے زیر اہتمام ماہانہ دعوتی و تربیتی پروگرام — محمد احمد
تنظیم اسلامی ملتان شہر کے زیر اہتمام شب بیداری — ناصر انیس خان
5 ایک روزہ پروگرام اسرہ بورے والا — سیف الرحمٰن رضا
تنظیم اسلامی فورٹ عباس کے تحت احتجاجی مظاہرہ — ابرار اشرف
اسرہ فورٹ عباس کے زیر اہتمام شب بیداری — ابرار اشرف
اسرہ حاصل پور کے تحت شب بیداری — ابرار اشرف
ناظم قرآن اکیڈمی ملتان کا دورہ کوٹ ادو — ناصر انیس خان
7 حلقہ لاہور کا سہ ماہی اجتماع — محمد یونس
حلقہ آزاد کشمیر کے زیر اہتمام توبہ کی منادی مہم — رفیق تنظیم
تنظیم اسلامی بہاولپور کا ماہانہ اجتماع — سیف الرحمٰن
حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام تربیتی پروگرام — عابد حسین
9 حلقہ وسطی پنجاب میں ہفتہ توبہ — رفیق تنظیم

	تنظیم اسلامی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں توبہ کی منادی	حافظ اصغر علی
10	حلقہ بہاولنگر و بہاولپور کے زیر اہتمام مظاہرہ	سیف الرحمٰن
	تنظیم اسلامی بہاولپور کا ماہانہ تربیتی اجتماع	سیف الرحمٰن
11	امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ ملتان	شوکت حسین انصاری
	حلقہ پنجاب شمالی میں توبہ کی منادی	رفیق تنظیم
	حلقہ پنجاب شمالی میں نئے شامل ہونے والے رفقاء کے ساتھ تعارفی نشست	محمد ندیم
	تنظیم اسلامی سیالکوٹ جنوبی کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	اعجاز عنصر
12	تنظیم اسلامی ملتان شہر کی شب بیداری	ناصر انیس خان
	مسجد جامع القرآن بہاولنگر میں تقریب نکاح مسنونہ	ناظم حلقہ
13	حلقہ وسطی پنجاب کا سہ ماہی اجتماع	رفیق تنظیم
	حلقہ خواتین، سیالکوٹ کے زیر اہتمام پروگرام	رفیق تنظیم
	حلقہ پوٹھوہار کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	مشتاق حسین
15	تنظیم اسلامی ملتان کی شب بیداری	ناصر انیس خان
	ڈرون حملوں کے خلاف ملتان میں مظاہرہ	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی فیصل آباد کے زیر اہتمام مظاہرہ	رفیق تنظیم
16	تنظیم اسلامی ماڈل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام	حامد سجاد
18	قصور میں سہ روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام	محمد بن عبدالرشید رحمانی
	تنظیم اسلامی ماڈل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام تربیتی نشست	حامد سجاد
	تنظیم اسلامی ملتان کے تحت ایک روزہ پروگرام	ناصر انیس خان
	انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام ترجمہ و تفسیر کلاس	ناصر انیس خان
	تنظیم اسلامی سیالکوٹ کے زیر اہتمام شب بیداری	اعجاز عنصر
19	ڈرون حملوں کے خلاف حلقہ لاہور کا مظاہرہ	محمد یونس
	حلقہ لاہور کا سہ ماہی اجتماع	محمد یونس
20	تنظیم اسلامی واہ کینٹ کے تحت شب بیداری	طارق نعیم
23	تنظیم اسلامی آزاد کشمیر کے تحت شب بیداری	غلام سلطان
	تنظیم اسلامی گڑھی شاہو کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	رفیق تنظیم
24	امیر حلقہ پوٹھوہار کا دورۂ بھمبر	سید محمد آزاد
	حلقہ پوٹھوہار کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	رفیق تنظیم
	لیہ میں امیر محترم حافظ عاکف سعید کا خطاب عام	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی نیو ملتان کے زیر اہتمام تفہیم دین پروگرام	سید حامد اللہ شاہ
25	تنظیم اسلامی پوٹھوہار کے تحت نفاذ شریعت کانفرنس	محمد زمان
	اسرہ بورے والا کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	سیف الرحمٰن رضا
	اسرہ خدیجۃ الکبریٰ بہاولپور کے تحت دعوتی اجتماع	مسز عامر قریشی
	حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام تربیت گاہ	عابد حسین
	قرآن اکیڈمی جھنگ میں یوم تکبیر کے حوالے سے تقریب	رانا صبغت اللہ
	حلقہ پنجاب جنوبی کے زیر اہتمام مظاہرہ	شوکت حسین انصاری
27	سیالکوٹ میں نفاذ شریعت کے حوالہ سے امیر تنظیم اسلامی کا خطاب	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی بہاولپور کا ماہانہ اجتماع	محمد ارسلان خالد
	تنظیم اسلامی صادق آباد کا دعوتی اجتماع	نذیر احمد
28	گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ماہانہ دعوتی و تربیتی پروگرام	حافظ محمد افضل
30	تنظیم اسلامی ملتان شہر کی ماہانہ شب بیداری	ناصر انیس خان
	حلقہ لاہور میں نئے شامل ہونے والے رفقاء کا تعارف	محمد یونس
31	ہارون آباد میں پچیس روزہ فہم دین کورس	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی ملتان کے تحت پروگرام	ناصر انیس خان
33	اسرہ بورے والا کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام	رفیق تنظیم
	حلقہ بہاولپور میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی تفصیل	رفیق تنظیم
34	حلقہ پنجاب شمالی کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام	رفیق تنظیم
	بہاولنگر میں پچیس روزہ فہم دین کورس	محمود اسلم
	تنظیم اسلامی ملتان شہر کے زیر اہتمام شب بیداری	ناصر انیس خان
	حلقہ پوٹھوہار کے نئے رفقاء کا تعارف	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی ملتان شہر کا ماہانہ ایک روزہ پروگرام	ناصر انیس خان
	حلقہ پنجاب وسطی کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام	رفیق تنظیم
35	امیر حلقہ کی اسرہ بورے والا کے رفقاء سے ملاقات	
38	پنڈی کینٹ کارودات میں ایک روزہ پروگرام	اشتیاق حسین
	سیالکوٹ جنوبی کے زیر اہتمام تفہیم دین پروگرام	اعجاز عنصر
	حلقہ پوٹھوہار گوجر خان کی دعوتی سرگرمیاں	رفیق تنظیم
39	قرآن اکیڈمی ملتان میں فہم دین پروگرام	ناصر انیس خان
	تنظیم اسلامی سیالکوٹ جنوبی کے زیر اہتمام شب بیداری	اعجاز عنصر
	حلقہ فیصل آباد کا سہ ماہی تربیتی پروگرام	انجینئر فیضان حسن
	حلقہ سرگودھا ڈویژن کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	حافظ محمد زین العابدین
40	قرآن اکیڈمی جھنگ میں دورۂ ترجمہ قرآن کی اختتامی تقریب	پروفیسر خلیل الرحمٰن
	قرآن اکیڈمی ملتان میں دورۂ ترجمہ قرآن پروگرام	ناصر انیس خان
	اسرہ تاج کالونی کے زیر اہتمام حلقۂ قرآنی	حکیم محمد سعید مختار
41	اسرہ ساہیوال کی دعوتی سرگرمیاں	محمد حارث
	حلقہ فیصل آباد کے زیر اہتمام پروگرام	رفیق تنظیم
42	رمضان میں حلقہ بہاولنگر اور بہاولپور کی دعوتی سرگرمیاں	رفیق تنظیم
43	تنظیم اسلامی گوجر خان شرقی کی سرگرمیاں	نعیم اکرم
	تنظیم اسلامی جہلم کے تحت فہم دین پروگرام	مشتاق حسین
	امیر حلقہ جنوبی پنجاب کا دورۂ خانیوال	شوکت حسین انصاری
44	تنظیم اسلامی گوجر خان کے تحت شب بیداری	محمد زمان
46	اسرہ چکوال کی دعوتی سرگرمیاں	علی اختر اعوان
	تنظیم اسلامی نیو ملتان کے تحت ماہانہ شب بیداری	شوکت حسین انصاری
48	تنظیم اسلامی پنڈی گھیپ کا ماہانہ تربیتی پروگرام	قاضی ظہور حسین
	حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے تحت تربیتی پروگرام	شاہد رضا

صوبہ سرحد

1	تنظیم اسلامی دیر کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	سعید اللہ خان
	مقامی ناظم دعوت اور ناظم تربیت کا دورۂ بٹ خیلہ	احسان الودود
	چارسدہ میں تنظیم اسلامی کی دعوتی سرگرمیاں	ابوکلیم نبی محسن
4	حلقہ سرحد شمالی کا معاشرتی برائیوں کے خلاف مظاہرہ	شاہ وارث
	تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کا تربیتی پروگرام	اسد قیوم
5	حلقہ سرحد شمالی کے زیر اہتمام آگاہی کیمپ	شیر قادر
6	"ہفتہ توبہ" حلقہ سرحد شمالی (پشاور، ایبٹ آباد، مانسہرہ)	رفیق تنظیم
7	حلقہ سرحد شمالی کے ناظم دعوت و تربیت کا دورۂ سوات	احسان الودود
11	تنظیم اسلامی نوشہرہ کا ماہانہ شب بیداری پروگرام	جان نثار اختر
	امیر حلقہ سرحد شمالی کا دیربالا کا تنظیمی دورہ	محمد نعیم
12	تنظیم اسلامی نوشہرہ کا دعوتی اجتماع	جان نثار اختر
	تنظیم اسلامی نوشہرہ کے زیر اہتمام دعوتی اجتماعات	جان نثار اختر
	اسرہ خواتین نوشہرہ کا ماہانہ دعوتی اجتماع	اہلیہ عامر صدیقی
	حلقہ سرحد شمالی کی دعوتی سرگرمیاں	ابوکلیم نبی محسن
15	انجمن خدام القرآن سرحد کا ماہانہ درس قرآن	غلام مقصود
17	تنظیم اسلامی پشاور کے زیر اہتمام مظاہرہ	رفیق تنظیم

19	تنظیم اسلامی نوشہرہ کا تفہیم دین پروگرام	جان نثار اختر
	تنظیم اسلامی پی بیوز کا ماہانہ اجتماع	ولی اللہ
20	تنظیم اسلامی نوشہرہ کے زیر اہتمام دعوتی اجتماع	جان نثار اختر
25	اسرہ خواتین نوشہرہ کا ماہانہ دعوتی اجتماع	اہلیہ عامر صدیقی
27	امیر حلقہ سرحد شمالی کا دورہ دیر بالا	محمد نعیم
28	دیر اسرہ شالیمار کا دعوتی اجتماع	سعید اللہ خان
	دیر بالا کے زیر اہتمام دعوتی اجتماع	سعید اللہ خان
33	تنظیم نوشہرہ کے زیر اہتمام دعوتی اجتماع	محمد سعید قریشی
	تنظیم اسلامی پشاور کے تحت تنظیمی اجتماع	رفیق تنظیم
	اسرہ خواتین نوشہرہ کا ماہانہ اجتماع	اہلیہ جان نثار اختر
	تنظیم اسلامی پشاور کے تحت پروگرام	رفیق تنظیم
	ماہانہ شب بیداری تنظیم اسلامی ایبٹ آباد	اسد قیوم
37	اسرہ مالاکنڈ کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	احسان الودود
	حلقہ سرحد شمالی کے تحت شب بیداری	احسان الودود
40	تنظیم اسلامی باجوڑ کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	احسان الودود
	حلقہ سرحد شمالی کے زیر اہتمام رجوع الی القرآن مہم	احسان الودود
42	پشاور میں دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام	خورشید انجم
43	مقامی تنظیم جار باجوڑ کا ماہانہ اجتماع	رفیق تنظیم
45	حلقہ سرحد شمالی کی مرکزی عاملہ کا دورہ چترال	احسان الودود
46	اسرہ مالاکنڈ کے زیر اہتمام پروگرام	محمد یٰسین
48	امیر حلقہ سرحد شمالی کا دورہ جار تنظیم	رفیق تنظیم

صوبہ سندھ

3	حلقہ بالائی سندھ کے زیر اہتمام سکھر میں تربیتی پروگرام	نصر اللہ انصاری
	پی آئی اے گارڈن کراچی میں اجتماعی توبہ کا پروگرام	محمد یوسف صدیقی
	حلقہ کراچی شمالی کا ماہانہ تربیتی اجتماع	عطاء الرحمٰن عارف
4	ماہ دسمبر میں حلقہ سندھ زیریں حیدرآباد کی سرگرمیاں	علی اصغر عباسی
	حلقہ بالائی سندھ کے زیر اہتمام فحاشی و عریانی کے خلاف مظاہرہ	نصر اللہ انصاری
6	ناظم کراچی میں ایک سالہ قرآن فہمی کورس کی تقریب تقسیم اسناد	رفیق تنظیم
8	حلقہ کراچی شمالی کے زیر اہتمام توبہ کی منادی مہم	اویس پاشا قرنی
10	حلقہ سندھ زیریں حیدرآباد کی دعوتی سرگرمیاں	علی اصغر عباسی
11	حلقہ بالائی سندھ کے زیر اہتمام توبہ کی منادی مہم	نصر اللہ انصاری
	قیوم آباد کراچی میں تنظیم اسلامی کا تعارفی کیمپ	انصار احمد
	حلقہ بالائی سندھ کے زیر اہتمام لاڑکانہ میں درس قرآن	نصر اللہ انصاری
15	تنظیم اسلامی لطیف آباد کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام	علی اصغر عباسی
	لانڈھی کراچی میں تنظیم کا تعارفی کیمپ	محمد نعیم
	حلقہ سندھ زیریں حیدرآباد کی دعوتی سرگرمیاں	علی اصغر عباسی
16	تنظیم اسلامی میرپور کے زیر اہتمام شب بیداری	غلام سلطان
	اسرہ کھاریاں کے زیر اہتمام پروگرام	رانا ضیاء الحسن
20	بانی تنظیم اسلامی کا دورہ سکھر	نصر اللہ انصاری
23	حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام اجتماع ذمہ داران	رفیق تنظیم
26	حیدرآباد سندھ میں نفاذ شریعت پر امیر تنظیم اسلامی کا خطاب عام	علی اصغر عباسی
28	حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام تربیتی اجتماع	محمد یوسف صدیقی
29	تنظیم حلقہ سندھ زیریں حیدرآباد کی دعوتی سرگرمیاں	علی اصغر عباسی
34	شہر کراچی میں دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام	رفیق تنظیم
35	حلقہ سندھ زیریں کی دعوتی سرگرمیاں	علی اصغر عباسی
	حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام تعارفی پروگرام	محمد یوسف صدیقی
44	حلقہ کراچی شمالی کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن	عمر بن عبدالعزیز
46	حلقہ کراچی جنوبی کی سرگرمیاں	محمد یوسف صدیقی
	رپورٹ ذمہ داران حلقہ کراچی جنوبی	محمد یوسف صدیقی
47	کراچی کے جملہ رفقاء تنظیم و احباب کا ایک روزہ اجتماع	رفیق تنظیم

صوبہ بلوچستان

5	تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ	خواجہ ندیم
6	’’ہفتہ توبہ‘‘ پروگرام	رفیق تنظیم
16	تنظیم اسلامی کوئٹہ شمالی اور جنوبی کا مشترکہ شب بیداری پروگرام	محمد سلیمان قیوم
17	تنظیم اسلامی کوئٹہ کے زیر اہتمام مظاہرہ	رفیق تنظیم
44	تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان کے زیر اہتمام مظاہرہ	محبوب سبحانی

انگریزی مضامین

1. Karen Armstrong on the Quran
2. Poetic Justice in the US Melt down (Aijaz Zaka Syed)
3. Silence over Israel's Brutalities in Gaza (Amer Ejaz)
4. His will (Sobia Asrar)
5. The Israel Lobby and US Foreign Policy (Muhammad Ali Siddiqi
6. Do we mind our language? (Khalid Baig)
7. The Pope's Denial Problem (Christopher Hitchens)
8. Islam is the Solution (Khalid Baig)
9. Sovereignty: Drones, Mumbai Attacks and Malakand Accord (Azfar Abbasi)
10. Time is Life (Khalid Baig)
11. Faith and Science (Athar Idress)
12. Beyond Elected Government. (Khalid Baig)
13. No Haya, No Life (Khalid Baig)
14. Inequalities in education (Dr. Shahid Siddiqui)
15. Be careful with Muhammad ﷺ (Khalid Baig)
16. Sall.Allahu Alayhi Wasallam (ﷺ) (Khalid Baig)
17. Muslims are being Tried? (Ekram Haque)
18. Hosing Obama Israeli style (Chuck Spinney)
19. Islamic Rulings on Assisted Reproductive Technology (Dr. Aisha Hamdan)
20. Thinking of Death (Ibn Qudamal Al-Maqdisi)
21. Care what the creator would think! (Amatullah Abdullah)
22. On our Relationship with Allah ﷻ (Dr. Yassine Daud)
23. On our Relationship with Allah ﷻ (Dr. Yassine Daud)
24. The three Phases of the Quran's (Amer Haleem)
25. Sponsored Millitary Action (Shakeel Ahmad)
26. Patience in Affliction & Calamity (Ibn-ul-Qayyum)
27. How Islam Created the Modern world (Mark Graham)
28. How Islam Created the Modern world (Part II) (Mark Graham)
29. How Islam Created the Modern world (Part III) (Mark Graham)
30. I Promise (Raghad Ebied)
31. Heaven Beneath Her heal's (Tahira Rabbani)
32. Health Benefits from your garden (I) (Abdullah Bendada)
33. Review on "Ideology of the future" (S.D. Mahmud)

(باقی صفحہ 4 پر)

Muhammad Faheem

Aid with Dignity or No Aid

`The Western media has launched a poisonous propaganda campaign against our Armed Forces since long using different ruses. The latest being the Kerry-Lugar bill, which was rejected in Corps Commanders meeting for the very humiliating conditions attached with the proposed aid under this bill. The patriotic step of the top brass of the Armed Forces is not only bold and courageous but it is representing the passions and aspiration of all the county loving citizenry. The Western propaganda apparatus is perpetually crying hoarse that the Pak Army is meddling in the affairs of the democratic setup. How this become concern of the West particularly the U. S in the first place? They were criminally supporting the dictator Musharraf, who maliciously molested all democratic norms and played havoc with every institution of the country. The standards of the West are different and change according to their vested interests. The fact is that the present leadership of the Armed Forces is fully committed to the cause of their country and they are on guard to see that nothing should find an inlet to harm the country's solidarity, integrity and honor. They will never compromise on the interest of the country. The nation is determined to fully support their gallant forces for every step they take for the country's solidarity.

America should now come to here senses and repent on its follies of intervention in the affairs of others and should give up misadventures of conquering the Muslim states. It has entangled itself in the quagmire of Afghanistan and finds no way out. The Pakistan political leadership should abandon the apologetic approach as America has no alternative except to do business on our terms.

We understand the blessings of the America and her stooges who were the inventor of the NRO due to which the rulers are obliged to carryout the dictates of the Administration in Washington. However, they should be conscious enough to the national honor and should prove their worth by standing upright as an independent and sovereign people.

Talking to the Dewa Radio, a Pushto channel of the VOA, in the evening of October 8, Farhatullah Babar, the Presidency spokesman was talking in his Master's voice. With his advocacy in favor of the K.L bill he seemed to be representing American Senate rather than his own country. One wonders when he and his colleagues say that there is no fault in the bill and it is fully in the interest of Pakistan. Strange! Leaders like Mr. Babar are not seeing the Black Water activities, the American agencies acquiring land and buildings in Islamabad, the every day dronze attacks on our soil and the foul statements of the American ambassador and her assistant. Our rulers only understand and comprehend the real meaning and significance of the Kerry-Lugar bill and its merits for Pakistan as does Mr. Hussain Haqqani sitting in the US to serve the cause of that country.

We earnestly believe that the bill is tantamount to a direct assault on our national integrity and should never be accepted with the attached humiliating conditions. America should treat us as an independent and sovereign country. Let our ruling class show their guts and avoid disappointing the nation any more. Aid with dignity or no aid at all.

z z z

MULTICAL-1000

Calcium+Vitamin C & B12 + Folic Acid Sachet

BOOST CALCIUM

BEFORE, DURING & AFTER PREGNANCY

TASTY and TANGY

MULTICAL-1000

2 IN 1

CALCIUM

The growing fetus needs calcium for developing strong bones & teeth.

FOLIC ACID

Essential during pregnancy to prevent Neural Tubular Defect (NTD) in the developing fetus.

Calcium Supplement Guidelines

Recommended Calcium Intakes	milligrams per day
Pregnancy	
Less than or equal to 18 years	1,300 mg
19 through 50 years	1,000 mg
Lactation	
Less than or equal to 18 years	1,300 mg
19 through 50 years	1,000 mg

Source: Institute of Medicine, National Academy of Sciences 2002

Vitamin B12

- Promotes growth in children
- Needed for Calcium absorption

Sweetened WITH ASPARTAME

Composition:

Each sachet contains:

- Calcium lactate gluconate..........1000 mg
- Calcium carbonate..........327 mg
- Vitamin C..........500 mg
- Folic Acid..........1 mg
- Vitamin B12..........250 µg

M-1000/DM/U/04-08

PHARMA

NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD

www.nabiqasim.com

your Health our Devotion